

حرام نگاہ

✱ بدنگاہی کے دنیاوی و اخروی نقصانات ✱ بدنگاہی ترک کرنے کے ۲۰ فائدے
✱ بدنگاہی کے علاج کے ۳۰ طریقے



جمع و ترتیب
سید عابد حسین زیدی

پیغام وحدتِ اسلامی کلچر

حرام نگاہ

- ✱ بد نگاہی کے دنیوی و اخروی نقصانات
- ✱ بد نگاہی ترک کرنے کے ۲۰ فائدے
- ✱ بد نگاہی کے علاج کے ۳۰ طریقے

جمع و ترتیب
سید عابد حسین زیدی

ناشر
پیغام وحدت اسلامی کراچی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب کی شناخت

نام کتاب	:	حرام نگاہ • انٹرویو و اخروی انتصانات
	:	• بدنگاہی ترک کرنے کے ۲۸ نکات
	:	• بدنگاہی کے علاج کے ۳۰ طریقے
جمع و ترتیب	:	سید عابد حسین زیدی
کمپوزنگ	:	سید محمد علی کاظمی / سید رضوان علی حسین زیدی
پروف ریڈنگ	:	سید رضا عباس عابدی (محمد)
ٹائٹل	:	سید وصی امام
مطبع	:	الباسط پرنٹرز 6606211, 4208448
ایڈیشن	:	اول
تعداد	:	ایک ہزار
سال طبع	:	فروری ۲۰۰۷ء

بہتمام

مدرسة القائم

A-50، سادات کالونی بلاک 20 فیڈرل بی ایریا، کراچی۔

فون: 021-36366644, 0334-3102169, 0333-2136992

التعاسف

﴿ اُن علمائے اخلاق کے نام جنہوں نے اپنے قلم سے تعلیماتِ محمدؐ و آلِ محمدؐ کی ترویج و تبلیغ سے مومنین کے نفوس کو پاک و پاکیزہ کیا ۔

﴿ جن کی تقریروں نے لاکھوں مومنین کے قلوب میں ایک نئی رُوح پھونک دی ۔

﴿ جن کی کوششوں نے نجانے کتنے بھٹکے ہوئے لوگوں کو اسلام کے حقیقی اور سچے راستے سے روشناس کرایا ۔



فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۱۰	تقریر — مولانا حامد رضا یحسینی صاحب	۱
۱۱	بد نظری ایک فتنہ ہے	۲
۱۲	بڑے دوسرے اور بھی اس گناہ میں مبتلا ہیں	۳
۱۳	کیا بد نظری سے بچنا ممکن ہے ؟	۴
۱۴	جوانی کی قوت کو نظر باری میں ضائع نہ کریں	۵
۱۵	اپنے تقویٰ پر اعتماد نہ کریں	۶
۱۶	بد نظری کرنا جس کی عاقبت کی ملامت ہے	۷
۱۷	مطلق مہارتی کیا ہے ؟	۸
۱۷	اچھی نظر کیا ہے ؟	۹
۱۹	کم از کم نکال دلت کو حرام تو سمجھیں	۱۰
۱۹	بہشت پیدا کریں	۱۱
۱۹	پاک نگاہ اور صاف نیت کے شیطانی دعوے میں نہ آئیں	۱۲
۲۰	بد نگاہی کا یہ مرض اتنا عام کیوں ہے ؟	۱۳
۲۰	بد نگاہی میں مبتلا لوگوں کی ایک نادرل	۱۴
۲۱	پروردگار عالم بہت غیرت والا ہے	۱۵
۲۱	خود کو دھمک نہ دیں	۱۶
۲۳	یہ سخت بے لاف ہے	۱۷
۲۳	نامحرموں کی طرف دل کا بھگاؤ خطرناک ہے	۱۸
۲۴	آنکھوں کے گناہ کے ساتھ عبادت بے فائدہ ہو سکتی ہیں	۱۹

صفحہ نمبر	موضوع	نمبر شمار
۱۶	خود کو مجبور نہ سمجھیں	۲۰
۱۵	ہم انکار نہیں بلکہ قصد ہم انکار ضروری ہے	۲۱
۲۶	ظلم کی ایک شرارت	۲۲
۲۶	عورتیں بھی احتیاط کریں	۲۳
۲۶	ایک دوسرے شیطانی	۲۴
۲۷	چند نفسیاتی دھوکے	۲۵
۲۸	حسن بھی برائے امتحان و آزمائش بھی ہوتا ہے	۲۶
۲۸	حرام ٹوٹی سے دل کانپ جانا چاہیے	۲۷
۲۹	لکھنؤ کی حفاظت کا حکم بواسطہ رسالت کیوں دیا گیا ؟	۲۸
۲۹	اس گناہ پر اصرار کرنے والا مومن کامل نہیں بن سکتا	۲۹
۲۹	اللہ سے آگے تو ذریعے بنتا کہ شریعت سے ڈرتے ہیں	۳۰
۳۱	ایمان کی دولت چھین نہ جائے	۳۱
۳۱	اللہ کا راستہ ہلکے کرنے کا نسخہ	۳۲
۳۲	قراں کائنات کے حسن سے زیادہ حسین کی طرف متوجہ ہو جائیے	۳۳
۳۳	تکبیل لا الہ الا اللہ نصیب ہوتا ہے	۳۴
۳۴	اے اللہ کو اپنی دل کیوں کہا جاتا ہے ؟	۳۵
۳۴	خدا کے عشق میں لوگوں نے جانیں دی ہیں	۳۶
۳۴	نکاح ہونے والوں پر نکاح است ہو گئے	۳۷
۳۵	حرام کا مقدمہ بھی حرام ہو گیا ہے	۳۸
۳۵	شریعت و بندگی بچوں سے سیکھیں	۳۹
۳۵	لڑتے غریب خداوندی اوجہ نہیں بنتے	۴۰

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۳۶	اللہ کی دوستی کی بنیاد گناہ چھوڑنے پر ہے	۴۱
۳۷	ایمان کی حفاظت کیلئے گناہوں سے بچنا ضروری ہے	۴۲
۳۷	تمام اعضاء کو اللہ کیلئے استعمال کیجئے	۴۳
۳۷	رسول خدا کی پادشاہی خدیں	۴۴
۳۸	عورت کیلئے سب سے بہتر کیا ہے ؟	۴۵
۳۸	بے پردگی میں عورتوں کا خود کا نقصان ہے	۴۶
۳۹	عورتیں مگر سے باہر کس انداز میں تھیں ؟	۴۷
۴۱	نامحرموں کے متعلقہ میں اسلام کا حواج	۴۸
۴۳	بد نظری کی تہیت سے چوہوں کے گھروں میں جھانکنا	۴۹
۴۴	چند اہم باتیں	۵۰
۴۵	۱۔ سری اہم بات	۵۱
۴۵	۲۔ تیسری اہم بات	۵۲
۴۵	۳۔ چوتھی اہم بات	۵۳
۴۶	۴۔ پانچویں اہم بات	۵۴
۴۶	۵۔ چھٹی اہم بات	۵۵
۴۷	بد نظری کے نقصانات نقصان ۱۔ عبادت کی عداوت کا ختم ہونا	۵۶
۴۷	نقصان ۲۔ جسمانی نقصان	۵۷
۴۷	نقصان ۳۔ تقویٰ میں کمی	۵۸
۴۷	نقصان ۴۔ شرم و حیا کا ختم ہونا	۵۹
۴۸	نقصان ۵۔ جرائم میں اضافہ	۶۰
۴۸	نقصان ۶۔ بد نظری کے مٹی نقصانات	۶۱

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۶۲	قصص : ۱ بے پرواہی کا دنیاوی عذاب	۴۸
۶۳	قصص : ۲ اعضاء کی برکات	۴۹
۶۴	قصص : ۳ اپنے مولا کے قلب میں حسد	۴۹
۶۵	قصص : ۴ بار بار کا وہ طریقہ گناہوں کا باعث بن جاتی ہے	۵۰
۶۶	قصص : ۵ ترک عبادات	۵۰
۶۷	قصص : ۶ دل کی تاریکی	۵۰
۶۸	قصص : ۷ روزۂ آخرت کا عذاب	۵۱
۶۹	حفاظت نظر پر خدا کے انعامات قائم و ہیرا : طاہرۃ ایمانی	۵۲
۷۰	ہاں محرم سے عشق کرنا، عشق نہیں بلکہ فسق ہے	۵۲
۷۱	طاہرۃ ایمان کی نشانی	۵۳
۷۲	ایمان کی صفات کی پانچ علامات بتاتی ہیں	۵۳
۷۳	طاہرۃ ایمانی کا وعدہ کیوں کیا گیا ؟	۵۳
۷۴	قائد و ہیرا : قرب خداوندی کی دولت ملے گی	۵۵
۷۵	قائد و ہیرا : شہادت معنوی عطا ہوگی	۵۵
۷۶	قائد و ہیرا : روحانی ترقی ملے گی	۵۵
۷۷	قائد و ہیرا : نور خدا باطن میں داخل ہوگا	۵۶
۷۸	قائد و ہیرا : جہاد اکبر کا ثواب حاصل ہوگا	۵۶
۷۹	قائد و ہیرا : نور ہدایت جذب کرنے کی صلاحیت پیدا ہوگی	۵۶
۸۰	قائد و ہیرا : جنت ملے گی	۵۷
۸۱	قائد و ہیرا : غیرت مندی اور چہرے کا نور حاصل ہوگا	۵۷
۸۲	قائد و ہیرا : غیر معنوی روحانی حوت نصیب ہوگی	۵۷

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۵۸	قائد نمبر ۱۱ : ایمانِ حریہ قوی ہوگا	۸۳
۵۸	قائد نمبر ۱۲ : جہنم کا دروازہ بند ہو جائے گا	۸۴
۵۸	قائد نمبر ۱۳ : حوروں کا مہر ادا ہو جائے گا	۸۵
۵۸	قائد نمبر ۱۴ : پر لطف زندگی ملے گی	۸۶
۵۸	قائد نمبر ۱۵ : وسعتِ رزق اور اولاد کی خوشی نصیبی ملے گی	۸۷
۵۹	قائد نمبر ۱۶ : حق کی عبادت کی توفیق ملے گی	۸۸
۵۹	قائد نمبر ۱۷ : آنکھیں روز قیامت رونے سے محفوظ رہیں گی	۸۹
۵۹	قائد نمبر ۱۸ : قوتِ حاکم میں اضافہ ہوگا	۹۰
۵۹	قائد نمبر ۱۹ : غصہ کشی کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے	۹۱
۶۰	قائد نمبر ۲۰ : ایمان کی روشنی میں اضافہ	۹۲
۶۰	بد نظری کا علاج	۹۳
۶۰	طریقہ نمبر ۱ : مقامِ بد نظری سے ڈوری	۹۴
۶۱	طریقہ نمبر ۲ : ہر وقت شیطان و غصہ سے مقابلے کیلئے تیار رہے	۹۵
۶۲	طریقہ نمبر ۳ : خدا سے دور و گردِ خاک کریں	۹۶
۶۲	طریقہ نمبر ۴ : تنہائی میں بقدرِ ضرورت رہے	۹۷
۶۲	طریقہ نمبر ۵ : نئے تقاضوں پر عمل نہ کریں	۹۸
۶۳	طریقہ نمبر ۶ : گناہ دانے کی مشق کریں	۹۹
۶۳	طریقہ نمبر ۷ : بُرے بھائی کو نورِ نعل سے نکال دیں	۱۰۰
۶۳	طریقہ نمبر ۸ : ذکرِ خدا میں مشغول رہیں	۱۰۱
۶۵	طریقہ نمبر ۹ : سزا کے طور پر دو رکعت نماز پڑھیں	۱۰۲
۶۵	طریقہ نمبر ۱۰ : حورِ نازِ جنت کے انعام کا پاکیزہ تصور	۱۰۳

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۰۴	طریقہ نمبر ۱۱ : کانوں کی بھی حفاظت کیجئے	۶۶
۱۰۵	طریقہ نمبر ۱۲ : خصوصاً راست چلنے وقت احتیاد کریں	۶۶
۱۰۶	طریقہ نمبر ۱۳ : ذرا لمبی میں مشغول رہیں	۶۶
۱۰۷	طریقہ نمبر ۱۴ : اپنی ماں کا پاکیزہ تصور کریں	۶۶
۱۰۸	طریقہ نمبر ۱۵ : قصص میں خدا پر جنم کا تصور کریں	۶۶
۱۰۹	طریقہ نمبر ۱۶ : صدقہ دیں	۶۷
۱۱۰	طریقہ نمبر ۱۷ : لکڑیوں میں رکھنے کی عادت ڈالئے	۶۷
۱۱۱	طریقہ نمبر ۱۸ : مسلسل کوشش کرتے رہئے، ناکامی پر ہمت نہ ہاریں	۶۷
۱۱۲	طریقہ نمبر ۱۹ : مسلح ہو کر نکلئے	۶۸
۱۱۳	طریقہ نمبر ۲۰ : ناخوشیوں سے بے تعلقات بات چیت اور میل جول کم کیجئے	۶۸
۱۱۴	طریقہ نمبر ۲۱ : ناخوشیوں سے غیر ضروری میل جول کا ترک کر دے	۶۹
۱۱۵	طریقہ نمبر ۲۲ : ناخوشیوں سے قربانی میں مداخلت کرنے سے پرہیز کریں	۶۹
۱۱۶	طریقہ نمبر ۲۳ : جلد شادی کا اہتمام ہو جائے	۷۰
۱۱۷	طریقہ نمبر ۲۴ : نفس پر جبر مان مقرر کریں	۷۰
۱۱۸	طریقہ نمبر ۲۵ : خدا سے دور ہو کر دعا کریں کہ وہ اس مکان سے بچالے	۷۰
۱۱۹	طریقہ نمبر ۲۶ : خدا کے حاضر و ناظر ہونے کا تصور کریں	۷۱
۱۲۰	طریقہ نمبر ۲۷ : حقیقی ریحہ دار لوگوں اور ملائے حق سے میل جول میں اضافہ کیجئے	۷۱
۱۲۱	طریقہ نمبر ۲۸ : نیکیت حسن کامراق کیجئے	۷۲
۱۲۲	طریقہ نمبر ۲۹ : ناخوشیوں کے تعلق سوچنا بھی بند کر دیں	۷۳
۱۲۳	طریقہ نمبر ۳۰ : غم اور سوچ کو پاکیزہ رکھیں	۷۵
۱۲۴	خدا رک	۷۶



الحمد لله رب العالمين الصلاة والسلام على اشرف الانبياء
والمرسلين وآله الطيبين الطاهرين

انا بعد قال الامام الصادق " رحم الله من احيا امرنا

استمراری شروع سے ہی یہ روشنی رہی ہے۔ مسلمانوں کو سلامتی تعلیمات سے دور
کیا جائے اور مختلف طریقوں سے وہ اپنے مقصد کو حاصل کر لیں تاہم ایک اہم نکتہ اس پر زور
پر عمل کرنے کے لیے جو استمرار کے بتائی ہوئی ہے۔ مسلمانوں کو مختلف قدرتی فراہمیوں میں
جنا۔ یا جائے۔ اس ساری بات سے بچنے کا اصل یہ ہے۔ کہ محمدؐ کی تعلیمات کو عام کیا جائے
کیونکہ محمدؐ و اس محمدؐ میدان میں ہماری رہنمائی فرمائی ہے اور ہر مشکل سے بچنے کے لیے
عادت بیاں فرمائی ہیں۔ ان محمدؐ کے حود و شرف والوں میں سے ایک ہمارے محترم دوست
جناب سید عابد حسین زیدی ہیں۔ جو مختلف طریقوں سے اس روشنی میں مصروف ہیں۔
یہ کتاب اسی روشنی کا حاصل ہے جس میں بہت اچھے طریقے ہیں جو نظریاتی کے لحاظ سے اپنے
کو پہانے کا طریقہ تعلیمات ان محمدؐ کی روشنی میں بیان کیا ہے۔ جس سے اس کتاب کے
مختلف حصوں کا مطالعہ کیا ہے، ماشاء اللہ بہت بہتر ہیں ہمارے اس مسئلہ کی تحقیق کی ہے۔
پروردگار تعالیٰ انکی اس روشنی و قبول فرمائے اور انکے قلم میں اور قوت عطا فرمائے
اور انہیں مزید توفیقات عطا فرمائے۔ (آمین)

والسلام علی من اتبع الهدی

مولانا عامر رضا یحسینی

جامعہ عظیمہ خاتم الانبیاء

لاہور پاکستان

بڑھتی ہوئی ایک شے ہے

اس زمانے میں اب تقویٰ اور اہل دین ایسے شیطان نے ہنگامی کاجوں خاص طور پر ڈالا ہوا ہے کیونکہ اس قسم میں عاہدی مہنچہ میں اس سے نفس و شیطان حدیسی اس فتنے میں مبتلا کر دیتا ہے۔ لیکن جس طرح یہ شفیق باپ یہ پوچھتا ہے کہ میرے بیٹے عزت سے رہیں اور کسی بد فعلی میں نہ پھریں۔ ہوں تو حدیٰ رحمتہ غیر محدود بھی یہ پوچھتی ہے کہ میرے بندے کی بد فعلی سے حقیر اور رسوا ہوں اور تقویٰ کے ساتھ رو کر باطلات زندگی گزاریں، احسان پر جتن کریں اور حرم سے پرہیز کریں اور جب اہل ایمان دنیا کی لذتوں سے اپنی آنکھیں بند کر دیں تو میرے خاص بندے میری مہارت اور میرے ذوقی لذت سے اپنی آنکھیں بند کر دیں اور یہ غصہ دہنی ہے۔ مگر افسوس کہ ہمیں آنکھوں سے نہ بچا رہا، مہنت جتنی کیا، کھینے میں اس طرح کو ہو گئے کہ اب تو اس دنیا میں بھی ہمارے لوگوں سے نکل چکی ہے، اور اب تو یہ احساس بھی باقی نہیں رہا کہ یہ بھی کوئی مذہب اور گناہ کی چیز ہے۔

ماہر محرم، حق کر مانتے ہیں کہ

ال نظر سہم من سہاء ابلیس مسموہ و کہ نظرقہ اور نت حسرہ طوبہ
نگاہ لذت شیطان کے رہا۔ آہ وہ تیراں میں سے ایک تیرے، اتنی ہی کی نگاہیں میں جو
پنے ساتھ حسرت اور تائب رہتی ہیں۔ (امام ابو یوسف)
یک اور حدیث میں ہے کہ :

وفا العین النظر

نگاہ لذت و توبہ آنکھوں کا رہا ہے۔ (اصول دینی)

ایک اور حدیث میں رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ

لَنْ يَكُونَ النَّظَرُ وَالْمَنْظُورُ إِلَيْهِ

جو لعنت کرے بری نگاہ ڈالنے والے پر اور اس کی دعوت دینے والے پر
بہت سی آیات میں بھی نگاہوں کی حرمت کا قہم دیا گیا ہے

قُلْ لِلْعُورِ مِنَ بَعْضِ مَا بَصَرُهُمْ

(سورہ نور آیت ۳۰)

اے مرد! آپ مسلمان مردوں سے بہا دیجئے کہ اپنی نگاہوں کو بچا رکھیں۔

وَقُلْ لِلْعُورِ مِنَ بَعْضِ مَا بَصَرُهُنَّ

اور مسلمان عورتوں سے بھی بردہ دیجئے کہ اپنی نگاہوں کو بچا رکھیں۔ (سورہ نور آیت ۳۱)

آیت کے معنی یہ ہیں کہ جس قسم کی طرف مطلقاً گھنجا کر رہے ہیں اسے اصرار نہ دیکھیں
اور جس کوئی عورت گھنجا کر رہے مگر شہوت سے نہیں اس دشہوت سے نہ دیکھیں۔

بڑے اور چھوٹے اس گناہ میں جہاں ہیں

بد نگاہی تو آدمی کو دے کہ جس سے جوڑھے اور دیندار اور ابھی مستثنیٰ نہیں ہیں اور اس کی بھی
ایک وجہ سے کہ بد نگاہی پہلے بڑے استہزاء سے کرتے پڑتے ہیں۔

۱) جس سے دل نکل گیا جائے اور انہی سو۔

۲) روپیہ بھی پاس ہو۔

۳) شرم و حیا بھی مانع نہ ہو۔

۴) یہ خوف نہ ہو کہ کسی اطلاع ہوگی تو کیا ہوگی۔

۵) کسی کو یہ خیال نہ ہو کہ کوئی یہ دیکھ جائے۔

۶) محنت بھی ہو۔

اس کے مقابلے میں بد نظری جیسے کسی سماج کی ضرورت نہیں اور نہ ہی اس میں پیسے کی ضرورت ہے نہ دنیاوی کا خوف کیونکہ اس کی خبر تو صرف پروردگار عاموس کے پاس نیت ہے۔
 اہل کشف و اہل عرفاں عاموس کے لئے ہے۔ بد نظری سے آنکھوں میں ایک سی کلکت پیدا ہو جاتی ہے کہ جس کو تھوڑی سی بھی بصیرت ہوئی پھینکے گا کہ اس کی نگاہ پاک نہیں ہے لیکن عارفین کسی کے سے چھوکتے نہیں میں بعد میں پوچھ کر رہے ہیں۔
 آیت میں ہے

وَمَا يَحْكُمُ الْقُدُورُ (سورہ اسعاف ۱۹)

جس شے ویز میں وہ دیکھتا ہے وہ چھپتا ہے میں خدا اسکو بھی جانتا ہے
 تو خدا فرماتا ہے کہ یہ اس کے سوا کے متعلق ہے کیونکہ بد نظری سے آنکھوں کی سی نہیں ہوتا اس کے بھی ہوتا ہے۔ جس طرح بہت سے اُن عورتوں کو مردوں کے متعلق سوچی کرہت دیتے ہیں۔
 بعض دیندارانہ صرف نگاہوں پر ہی خود کو صاحبِ حق کہہ کر دیکھتے ہیں کیونکہ نگاہوں پر سے بہر حال اس کی قیمن بھی جاتی ہے جب کہ اس میں حقیقت اور خطا اٹھاتے ہیں تو پھر بھی بد نظری کہاں رہا؟ (غور کیجئے)

آنکھوں کے سوا دوسری بھی دیکھ سکتا ہے چاہے نیت پر مطلق نہ بھی ہو لیکن اس کے اندر سوچنے کے فعل کوئی نہیں دیکھ سکتا اور اس کی طاعت سوائے پروردگار عاموس کے نہیں ہو سکتی اور اس سے ایسی فحش کاکہ جس کے دل کے اندر تھوڑی سی

بد نظری ایک ایسا مہلک مرض ہے کہ انسان اس سے نہیں بچتا عارف دوسرے معاصی کے کہ ان سے میری موب جاتی ہے اور آئی چھوڑ دیتا ہے لیکن اس سے میری نہیں ہوتی اور جب یہ صادر ہوتا ہے تو اور زیادہ نقصان ہوتا ہے۔ آدمی کھاتا کھانے سے یہ ہوتا ہے شراب پیتا ہے اور میر ہو جاتا ہے۔
 مگر یہ بد نظری ایسی بلا ہے کہ اس سے میری نہیں ہوتی اس وجہ سے یہ تمام گناہوں سے بڑھ کر ہے۔

گراں قدری سے پہچاننا کس ہے؟

اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ

جب یہ تکی جام سے چیرا ہنسی سے اور ستارے جام سے اور شاہی طراں میں سے دلی
یکساں سے چٹا موقب میں سے پٹنا تو مٹھن ہو گیا ہے۔

فرمیں کریں اگر یہی سیلاب کیا ہو جس میں سب بہتے جا رہے ہوں تو مرنے والے کون سے تیرا جانا
ہے یا کسی طریقے سے فی سکتا ہے تو وہ یہ بجو کہ سیلاب میں تو سب ہی بہتے جا رہے ہیں وہ بچے
تو یا بچے ہوگا؟ جس کی سیلاب سے تو یادو سے رپا، دولت کی تکی میں سے رپا، دوڑا کھ
نہ ہوگا لیکن گراں قدری کے سیلاب میں ہر سیر کے تو قدرت کا تختہ ہونے والا خدایا اس کی ہر
ہو جائے گا۔

جہاں کی نعمت گراں قدری میں ملے گی وہ کس میں

رسول خدا فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن دلی میں اپنی جد سے قدم سے پس بڑھائے گا جس نے
کہ اس سوال کا جواب دے کہ وہ دلی میں کاموں میں رہتی ہے اور جو ایسے اور اس رات میں
گراں قدری ہے؟

ماہرین فرماتے ہیں کہ تمہارے آپ جیسے واعظ، محکمات رات ہوئے فرمایا کہ میں نے
میں قیامت کے دن حساب کے لیے دربار خدا میں جب حاضر ہوں گے تو چار چیزوں کے بارے میں
سوال ہوگا۔ پہلی یہ کہ جو فی سکتا ہے یا وہ ایسا اپنی رعونت میں کاموں میں نہ رہی تیسرا یہ کہ
مال کیسے حاصل کیا اور چوتھا یہ کہ بچے کھائے ہوئے مال کو کہاں خرچ کیا؟ اس کا حق ہے اپنے ہر
سے اس آیت

وَلَا تَقْسِرْ عَنْكُمْ مِنَ الدُّنْيَا (سورۃ القصص، آیت ۲۴)

فی تفسیر میں روایت فرمائی ہے کہ یہی ساری قدرت اور نعمت جو فی سکتا ہے ہر سیر ہر سیر ہر سیر ہر سیر

فرہوش نہ کریں۔ ایسا جس سے ہر چور کا دھوکہ دیا جائے۔ تیرے تحریر کا معنی عظیم
سرمایہ نگاری ہے جس سے استفادہ کرنا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی وفات ۱۱ سال و ۶ جوں و نہاد ہوا۔ نئی سعادت اور اعمال و
پانے کے لئے سر توڑ کوشش کریں۔

نوجوانوں کے لیے یہ بات بہت نمایاں ہے کہ بد نظری نے تلو سے توپ کر لیں۔ رسول اللہ
فرماتے ہیں کہ گناہ توپ ہمیشہ پسندیدہ ہے میں جوانی میں رہا وہ پسندیدہ اور بہتر ہے۔

اپنے تئیں ہی برا سمجھنے کریں

بعض اوقات شیطان بعض اندر رخنہ دہی بنی پر چڑھتا ہے کہ فی ثلث اسے دیکھنا حرام ہے
لیکن پاس اور اچھی نگاہ سے دیکھ تو جائز ہے اور وہ شعر ہے کہ

ہم جو صوفیوں نے جس پر تھی شاعرانی
اب تیرے شیطان اہل نظر کی

میں سے بد نظری کی نیچائش کا کاراصل خواہنے نہیں دھوڑ دیتا ہے۔ بعض اوقات ماحول کو
دیکھنا بھی بعض لوگوں کو بد خیانت نہیں آتے مثلاً دیندار و عینیں کی ٹکٹوں و زنا کا
لفظ آتا رہتا ہے اور داناں یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری نظر پانے سے تین شیطان ایسے مومنین کو بدحو
اور بدخوف بناتا رکھتا ہے اور اس طرح آست آست how poison اس کے دوس میں
غیر شعوری طور پر پوست کرتا رہتا ہے۔ میں سے تو یہاں تک حکایت یہاں کی جاتی ہے کہ اگر
کوئی عارف اور عارف بھی یہ سمجھتا تھا کہ میں وقت نہ کریں تو میں ان کا بھی تقویٰ توڑ دوں۔
جسکی مطہری بھی لڑا کرتے ہیں کہ نہایت ہر گز کے مقابلے میں اپنے تقویٰ پر ہر گز نہ سکتا
ہے سوائے جنسی لذتوں کے جب میں کہ کہ اس میں تقویٰ کی طاقت اٹھ جائے اور سرور و جاتی
ہے۔ جب ہی رسول خدا نے راہِ حق مطہرات واپس لایا تھا جاتی سے پروردگار اور خود بھی

نامحرم عورتوں سے پردہ کے پیچھے سے بات چیت فرماتے تھے اور عورتوں کو بیعت کے وقت اس کا ہاتھ پکڑنے کے بجائے (چاہے کپڑے ہی میں کیوں نہ ہو) چادر یا تحوں میں پکڑ کر پیٹلی میں ہاتھ ڈال کر بیعت فرماتے تھے۔

جب ہی عورتوں نے ہاتھ تھپائی جس وقت نزار اپنا پرچہ گاڑی ہے وہ جو درجہ ہے اس خلوت کی جگہ پر کون نہ تسلیم ہو اور درجہ میں بڑے کا اندیشہ بھی ہو۔

یوں کہ تاخر سے ہی بھی عربی تہذیب میں متاثرہ نظریں اور حرم سے نفی بھی جائے گا تو بھی بدگوئیوں اور بدنامیوں سے نہ بچے گا یعنی کوئی قسمت سے بدنامی نہ کرے گی۔ مشہور ہے کہ

و انفقوا من النہمہ و قسمت فی غیبوں نے بچے۔

لہذا اسان کبھی بھی اپنی پادشاهی پر بھی غارتہ نہ کرے۔ میں جہاں میں مرض میں رہا ہوتا ہوں
حضرت یوسف علیہ السلام کے گرد ہوتا تھا۔

ان انفس لا غارۃ بالنساء (سو پست آیت سی انفس نہایت برائی کا حکم دینے والا ہے۔
جسکی جود بھی فرماتے ہیں کہ اس دنیا میں اُتر رہے ہیں وہی چیز سے تو وہ خود اس کا ہٹا نفس
ہے۔ جسکی صورتوں کو اس میں جُدا دیتا اور اس وحدانی محبت سے محروم کرنا اس قدر افسوسناک ہے
اور خدا کے عزوجل کے جس ہے مثال و پھول سرس مراد نا پذیر اور صورتوں پر عاشق ہونا کیسی
ناجیگی کی بات ہے کہ اس کو فوراً قتل نہ کیا جائے یہ مرد و چرغ۔

بہتری کرنا جس کی ہستی کی علامت ہے

ہی نکاحوں وادھر اور روزنامہ کی علامت ہے۔ بچپن کے اوقات جو یہ رُب نکالتے
 ہیں کہ جب ہم بچپن میں گھوڑا پا کر تھے تو ہم جس گھوڑے کو دیکھتے کہ وہ ادھر ادھر منہ مارتا
 ہے تو ہم سمجھتے کہ یہ پوری حالت اس کی امید رکھتا تھا تو ادھر ادھر منہ مارتا تھا کہ یہ توجہوں کی
 حالت ہے۔ اب ذرا ہم اپنی حالت یہ بھیجیں کہ آبی رنگ کی نظر میں ہو چکی ہیں کہ تعجب ہوتا ہے۔

يَعْبَثُ لِيَكُ الْبَصَرُ عَاسَاوَهُو حَمِيْرًا (سورہ صافات ۳۵)

اس سے سات سماں پر تک پھیلے اسے دیکھے اسے تو خدا کی رحمت میں کوئی خلل نہ دیکھے گا سو ایک بار پھر نگاہوں پر ایک کھوکھلی نظر آتا ہے پھر بار بار نگاہوں پر ایک حرکت کارنگاہوں کی ہو کر درجہ ہو کر تیری طرف لوٹ آئے گی (اور کوئی رخ نظر نہ آئے گا)

﴿۱۶﴾ "انظر الى ثمره" دیکھو ایک درخت کے پھل کو جب دو چلے گا ہے اور اس

کے پکے میں مساحان ایمان بیٹے ٹائیاں ہیں۔ (سورہ حٰجہ ۱۶)

اس سے ظاہر ہوتا ہے غفلت کی طرف نظر نہ آئے لہذا جو توڑ موڑ نہیں بدتر مقصود میں خدائی ہوتا مطلوب ہے۔

﴿۱۷﴾ مشہور ہے کہ

انظر الى الله من لانه يظن بنور الله

مومن کی فراست سے زاہد اور والد کے ذریعے دیکھتا ہے

لہذا نظر کا غلط نہیں استعمال ہوا کیونکہ اس بصارت سے بصیرت حاصل ہوتی ہے جیسا کہ کافران کے بارے میں مائے "ولهم عین لا یبصرون" (سورہ اہاب آیت ۱۷) کی نگاہیں میں جن سے دیکھتے نہیں اس آیت سے بھی معلوم ہو کہ جس ظاہر نگاہ سے ساتھ بصیرت نہ ہو وہ گویا اندھی ہے۔

﴿۱۸﴾ کسب فی اور حاجت مدد کی ہے ایسے نگاہوں کا استعمال غریب کی نگاہوں سے مستعمل نے بھی غلوں طریقے ہیں۔

﴿۱۹﴾ حکومت قرآن مجید کے نگاہوں کا استعمال جس سے معصوم ظاہر ہے کہ "منع بصرہ" قرآن مجید دیکھ کر کلمات کرنا اس بات کا سبب ہے کہ انسان کا بینا بین اور شوب چشم سے محفوظ رہے۔

یہ کہ اسان کی نظر جب کسی چیز پر پڑے جو سے پسند ہو تو اس کا نقش خوشحال ہو جاتا ہے اور وہ اپنی بصریت میں روشنی محسوس کرتا ہے۔ یعنی جب قریب کے لحاظ پر قاری کی نظر پڑتی ہے اور وہ اس کے علوم و معانی میں غرق کرتا ہے تو علامت گہمی کی لذت محسوس کرتا ہے اور اس کی روح بشارت بشارت ہو جاتی ہے۔

سورانی شادمانت میں کہ جو شخص اپنے آپ کو ضروری اور غیر اہم کاموں میں مشغول اور مصروف رہتا ہے وہ ضروری اور اہم کاموں کو آپ و تھو سے بھلا کر دیتا ہے۔

گہم کی علامت گہم کی علامت

انسانی نام صورت حال یہ ہے کہ وہ کسی کے دور میں قدر خفیف جانتے ہیں کہ گویا جلال ہی سمجھتے ہیں۔ حالانکہ ان کا وہ حال سمجھنا علم سے بہت قریب ہے۔

محبت ہی اگر میں

میں محبت سے چھٹا نچرنا بالکل مشکل ہیں سے بہت آسان ہے۔ بہت سے بہت والوں نے تو واحد میں جائیں وہی میں تو کا دورہ کیا و سنا بالکل عام ہے؟

پاک فلاح صافیت کے خیالی ہر کے میں عالمی

خوب سمجھ میں کہ شیطان ٹھانڈا ٹھانڈا میں تو جی جی نیت سے اٹھتا ہے چند روز بعد جب محبت جائزین ہو جاتی ہے تو پھر نکادہ ناپاک کہہ جاتا ہے۔ لیکن تعلق اصل میں نظر ہی سے پیدا ہوتا ہے، اللہ امروری سے کہ نکادہ ہی تنگی جاے۔ جیسے جیسے غیرتی محبت والفت جڑ جاتی ہے، خدا ان محبت کو کہہ جاتی ہے اس لئے اللہ کو بہت غیرتی آتی ہے۔ نہ کہ وہ کسی اور کی طرف انصاف کیا جاے۔ تاہم وہ اپنی محبت کو نہ کرتے کرتے سب کر لیتے ہیں۔

یہ کیسی محبت ہے کہ دعویٰ ہے کہ حد کی محبت کا اور تعلق فیہوں سے ہے۔ اگر چار دن کھائے کو نہ ملے تو سب بھول جائیں۔ یہی جہ سے کہ یہاں تو یہ عشق انہی و ہوتا ہے جس کو خوب فرست و مراغت

ہے اور نہ جو ٹوکے کہ جس اور اس میں گئے ہیں ان ولی عہدیت کی وصیت ہیں۔

اس نے عشقہ آنک پر مرد ہو

اس فدا خودن گندم ہو

یہ عشق نہیں ہے جو نساؤں پر ہوتا ہے بلکہ یہ محبت ہے پیٹ کی خرابی، مستی سے یونکہ بھوکے ویہ
مستیوں نہیں سوچتیں یا سڑی پر کوئی مقدمہ یا پیشانی پر۔ تو پھر یہ ساری مستی نکل جاتی
ہے جب نہ کسی دھڑکنے کی مہلت ہے۔ عشق خدا کی مہلت ہے۔ وہ وقت مقدمہ کی فکر لگی
رہتی ہے اور اس فکر میں کھانا پینا مرناسبہ ۱۲ ہو جاتا ہے۔

چٹائی کا یہ مرض انتہا تک کیسے ہے ؟

یہ مرض اس قدر عام ہے کہ اس سے روزے، ایدہ اور شت لوگ بھی بچے ہوئے نہیں ہیں
بدکاری سے تو بہت یہ دکھ لفظ میں یونکہ اس میں بڑے استعارے ہوتے ہیں اور بچی عورت
کا دل دھڑکے اور خیال موم ہے۔ مخالف اس ٹماؤ کے۔ اس میں ہی سماں کی ضرورت نہ
یونکہ نہ انہیں روپے پیسے کا کوئی غلغلہ ہوتا ہے نہ کسی میں بدکاری کا خوف ہوتا ہے یونکہ سب کی جہ
توانندہ ہی ہو ہے کہ کیسی نیت سے دیکھ رہا ہے نہ اس فعل سے ظاہر ہے۔ بند رہی پر کوئی طرف نہ
ہے نہ ہی پر بیڑ گاری پر بھلا۔ کوئی جانتا ہے۔ سدا کرتے ہیں اور ٹیک نام رہتے ہیں اور کسی کو
اطلاع نہیں ہوتی۔

چٹائی میں چٹائیوں کی ایک تاویل

اس ٹماؤ میں منہاٹ یعنی وک تاویل پیش کرتے ہیں کہ جو خود کی قدرت دیکھتے ہیں کہ خود
کے کیسی کیسی محسوس صورتیں بناتی ہیں۔ شیخ ثیراری۔ یہی ہی وکوں کے بارے میں کہا ہے کہ
خدا کی صفائی اور قدرت و انبیاؤں کے بچے میں بھی ویسی ہی ہے پھر کیا عجب ہے کہ ان کو اس
بچے سے عشق۔ ہوا۔ اصل عشق کو جو جو بات حسیوں میں نہرتی ہے وہی ایک بات میں بھی نظر آتی

سے کیونکہ قدرت کا جلوہ قوت میں بھی ویسا ہی ہے تو پھر کیا وجہ سے کہ یہ دُک اوست کے عشق میں مبتلا نہیں ہوتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ نفس کی بد موٹیگی سے درمطافتاویل ہے۔ یہ عشق نہیں ہے یہ سب گند مٹھائے کا فساد ہے۔ چند روز چائے ونے طے تو ساری حقیقت معلوم ہو جائے۔

ہمدرد عالم بہت غیرت والا ہے

حدیث رسول کریم سے۔

ان عیور و عیور منی ومن غیرہ حرہ الفواحش ماضیہ و ماضیہ
میں بہت غیرت والا ہوں اور اندھنی مجھ سے بھی زیادہ غیرت والا ہے پٹی غیرت کی کئی
بند سے اس کے نقش پاؤں و حر مقرر کر دیئے چاہے اونٹنی بونی سوں یا چھٹی بونی۔

خونکہ درگاہ میں

دو شٹاں میں جو اپنی گاد کے پاک ہونے پر مطمئن رہتے ہیں ان سے عرض کی کہ نہ ہی سے بڑھ
کرتا آپ نہیں ہو سکتے۔ حضرت یوسفؑ جو انہی ہونے کے فرماتے ہیں

وما نری معسی : ان لنفس لا فارة ، بالصواء الا صرحہ رہی د

(سورہ یوسف ، آیت ۵۳)

جی میں ہے نفس و دہی میں کرتا سوں نفس تو یہی بات کا ضم ویتے ۱۱۱ سے مگر حسہ پر میرا
رہت رحم فرما دے (دوستی ہے)

اب بتائیے کس کام سے کہ وہ دیکھے کہ میرا نفس پاک ہے اور مجھ کو وہ دوسرے نہیں آتا ہے اور
اُترایا تھا حق ہوتا بھی ہے تو وہ عارضی حالت ہے۔

چنانچہ بہت سے لوگوں نے جب یہ دیکھا کہ میں دوسرے نہیں آتا تو وہ دیکھے کہ اب ہمارا نفس
تو دہی میں آ گیا ہے اور میں نے نہ محرمین سے اختلاف میں حقیقت سے کام میں لیا اور پھر کسی فتنہ
میں گرفتار ہو گئے چاہے وہ فتنہ قلب ہی کیوں نہ ہو اور یہ ساری کارگزاری شیطان کی ہے کہ

کہاں سے کہاں لے آیا؟

یاد رکھئے کہ شیطان پڑھا تھا جن سے وہ شخص جس نے عزاق و رمعیہ کے مطابق ہرکارتا ہے۔ جب اس نے یہ دیکھا کہ اُس میں بداسوسہ اس کے دل میں اُن کا قہارے اسے کہ یہ میرے بہن سیکل مانے گا تو اس نے اس پر پید کرنا ہی چھوڑ دیا۔ اب یہ شخص بے فکر ہو گیا اب نامحرموں سے میل جول سے مجھ پر بگاڑ رہا ہوگا اور جب اس میل جول میں کسی نے احتیاط ہوا تو پھر کچھل ساری رہا جس اور بیماریات ایک طرف رہے روئے۔

لہذا اس کا سب سے بڑا دشمن اس کا نفس ہے جو کہ بھی وقت اس سے جدا نہیں ہوتا اس سے کسی وقت بے فکر نہیں ہونا چاہیے۔ خود نفس آپ کو وہی میں نہ فکر ہے قرعہ بھی اس سے بے طہینائی نہیں ہونی چاہیے کہ یہ ساری بات اس نفس کی مجبوری اور بے مروتی کی ہے۔
مولانا رحمہ فرماتے ہیں کہ

نفس از خواہاست و نہ مرد و است
ار لم یبتغی افسر و است

نفس تو ایک ساپ ہے وہ بھلا مرد و است ہوتا ہے ماں بے دار ہو کر پر نفس اوقات فرار ہو جاتا ہے۔

مولانا نے اس موقع پر ایک حکایت بھی ہے کہ شہزادہ سرائی میں ایک ساپ پکڑے اسے کا کسی پہاڑ سے گزر رہا ہو دیکھا کہ ایک اتر رہا پڑے بالکل بے حس و حرکت، پٹا چلا کر دیکھا کوئی حرکت نہ تھی، سمجھا کہ مر رہا ہو، خیال آیا کہ اسے شہزادے چلو میرا مال خد ہوگا کہ میں اس کو ہوں مار اور لوٹ میری سادہ کی قریف نہیں گے۔ چنانچہ سے شہزادہ اور خوب انگلیں ماریں۔ صبح صبح کا وقت تھا جب سورج طلوع ہوا اور میری اس ساپ تک چھٹی تو اس نے کروٹ لی تو سارے لوگوں کے ہوش اُٹے اور سب سے پہلے تو وہ صاحب بنی بیٹے کے جو اسے اٹھا رہے تھے۔

اس واقعہ و قتل کرنے کے بعد صاف ادا فرماتے ہیں کہ اسے ٹھیکس تو نے جو یہ سمجھا کہ میرا نفس راہ پر تمکیا ہے تو یاد رکھو یہ نفس شرمی ہے کہ جو صرف مرد کی ہی ہوتے مرد تو نہیں فی الواقع مردہ تھا۔ اسی طرح یہ نفس ہے کہ جو کہ وہاں نہ ہو کہ نہ ہوتے ٹیک نظر آتا ہے لیکن اگر بھی گناہ کا سامان میرا جاتا ہے تب اسکو دیکھو کہ یہ اس کی طرف پھرتا ہے؟

بے غصہ پہ لپٹی ہے

سورن کے ہوتے ہوئے موہنی سے رہائی لینے والا بھائی بے لاپ ہے۔ اللہ کے موتے ہونے غیر اللہ پر فریفتہ ہو جاتا اور اللہ و جلال ہوتا کہ لاپ ہے۔
چمکا کر دو چمکنا کہ بھائی کی رہائی سے کہ دو اور مردوں میں لگتی ہوتی ہے۔ یہ سوکن اہل بیت کو ماننے والے بار شاہی ال ویسا ہو گیا ہے کہ یہ بھی چمکا کر وہاں کی طرف مدد سے اور حاطتوں میں پڑے ہیں۔ آفتاب کے ہوتے ہوئے چرخوں پر فریفتہ ہو رہے ہیں۔

ہمیں کی طرف ملنا ہو گا غریب ہے

حسن طرین غیر محسوس ملکی رست یا غار خطرات ہو سکتا ہے کہ جی اسے جاننے سے غافل رہتا ہے اسی طرح حسن ثورت یا مرد کی طرف نفس کا دکھا سا بھی بھلا یا میدان سوا سے کہ وہاں کیل جو بہت خطرناک ہوتا ہے۔ اسلئے کہ شہید بھلا یا میدان سے تو دیند رہی بھاتا ہے۔ مگر ملنے جھکاؤ کے سبب اس احتیاط کو فہم نہیں ہوتی۔ اس طرح غلے پھندہ رہا کو شیطان اس کی روت میں تار تار رہتا ہے یہاں تک کہ نفس قوی ہو کر دیند رہی پڑے پڑے گناہوں کی طرف نہایت آسانی سے بھگتی لے جاتا ہے۔ اب چاہے وہاں سے لاپ اور سورہ کا فتح پڑا کر وہاں سے نکلے لیکن ال کو نامحرم کے خیانت سے جان میں نہ رہا اور عزم و ہمت سے جان مرنے لگی نہیں چاہتا لہذا یہ مرد غلوں عدم مایہ استغافہ ہو جاتا ہے۔

اور حق تعالیٰ کی شان تو یہ ہے کہ افس نہ حیف لمصطر اذا دعا

ہر پریشانی کا کوئی نکتہ نہیں۔ (سورۃ نمل آیت ۶۴)

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (سورۃ عنکبوت، آیت ۶۹)
جو کفار نے ہمیں دشمنی کرنے کا سہرا دیا، ہم ان کے لیے راستے نکالتے ہیں۔

انکس کے لئے کہہ دے کہ وہ سب کچھ ہو گئی ہیں

بعض دینداروں کو ایسا ہوتا ہے کہ آپ تسبیح پڑھتے ہیں، مستحبات کی طرف بھی
رقص سے دور نظر رکھتی ہیں مگر وہ اس طرح اپنے اعمال کا سامان جمع ہو جاتا ہے کہ تو کہتے ہیں واو
صاحب! آپ تو اتنی طاقت اور ذوق تو ہیں مگر میں اس کے ذوق حالت کو ہمارے سامان
نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

ایک شخص شیطان نے ہاتھ پیرے ایسا ڈھونڈ لیے پیر میں، ال رتبا میں جہاں رکھی
ہے۔ انکی مثال تو یہی ہے جیسے کسی مریض کو ستر طاقت کے نقش لگانے مگر کہہ دیکھے
فلان چیز نہ استہاں کیجئے گا ورنہ انکس کا اثر ختم ہو جائے گا۔ اب دوسری طرف مگر کہے کہ واو
صاحب! آپ طاقت کے نقش کا فائدہ ہی کیا ہے۔ یہ سب نفس اور شیطان کا کام ہے کہ ان کے
نہ ہوتے تو خدا تعالیٰ ہم کو یہیں سے لڑاتے۔ جیسی حدیث رسول بھی ہے کہ

اتقوا المعاصم تکمل العبد الناس
جو معاصم سے بچو تم سب سے جلد تہ مدار ہو گئے

خدا کے لئے ہر شے ممکن

بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ ایسا ممکن ہے کہ اس شہادت کے لئے ہم مجبور ہو گئے ہیں یہ جتنا
بڑی سب سے۔

تو جناب اللہ کا قاعدہ ہے کہ قدرت صدیق سے متعلق ہوتی ہے مگر نامحرموں کو دیکھنے کی
پہلو طاقت ہے تو ایسا ممکن ہے کہ آپ وہاں تک بھی قدرت حاصل ہے اور یہ بالکل عقلی سے ہند خواہو

دھمکتے دیکھتے۔ ایک بات اور بعض کو کون کی طبیعت کی مُندگی اور تک نہیں جانتا مگر نہ
ہوں بے فکر نہ کسی کے بے تقاضے پر عذاب نہ ہوگا جہاد کا ثواب ملے گا۔

بے تقاضے پر جب تک عمل نہ کرے جو فرقہ فرائض میں چاہے تمام عمر یہ عبادت تکلیف
رہے نفس دراصل مجاہد ہے خیر انا ہے۔ اسے سبکی تکلیف کا خیال نہ کرے اپنے دل کی آواز کو
توڑ دے لیکن عمل ہی نہ توڑے۔

کہ اس میں صورتوں کو دیکھنے کی آواز توڑے میں دیر نہ کرے۔ ہر ایک کے مقابلے میں اس
کی ہمت قیست نہیں۔

نفس و تم صورتوں سے نظر کو پھیر کر اپنی ذلت و اعلاّت دل میں دیکھو۔

توڑ ڈالے مہر و خورشید ہزاروں ہم نے

تب نہیں جا کے دکھایا رخِ نیا تو نے

نامرہوں پر ہر نیک شیطاں کے رعب کو دیتا اس میں — یک تیرے۔

حدیثِ قدسی میں ہے کہ حق تعالیٰ کا ارشاد سوائے غلغلا ہے۔ (نامرہوں پر) کہی

نگاہ شیطاں کے تیروں میں سے رہا تیرے۔

حکمِ انشراح و انقباض و انقباض و انقباض

بدن کا کسی کے سبب سے بد نظر سے بڑھ کر قصدِ بد نظر ضروری ہے یعنی دیکھنے کا راہ نہ ہونا

مگر ضروری ہے۔ یہی امت مسلمہ اور دوسرے جس کی غلط فہمی نظر نہ کرے گا۔

مگر پہلے ہی۔ دیکھنے والا اس کا تو جیسے ہی نگاہ پرے کی فوج نکالوں گے۔ کارِ بیکار نہ پوچھا تھا۔

جیسے بہت سے لوگ ایت دے کر کہتے ہیں معاف کریں میرا اور تکلیف دے گا نہ تھا۔ یہ کافی

نہیں شاید ہر ساری کے گناہ سے بچتے کے لئے ہم مایہ ایکٹی نہیں بلکہ قصدِ بد مایہ ضروری ہے۔

نفس کی ایک شرارت

بہت سے دکاتہ رونی اپنے منکھوں میں سرمہ لگانے کا یہ عورتوں کو یہی نکادے دیکھتے ہیں اور مرد سے سن و سناپ یا فدا۔ یہ منکھوں ہوتے ہیں۔ یہ شرارت نفس کا بھانہ ہے۔ اس سے عورتیں بھی دھوکھا جاتی ہیں کہ بھائی کی نیت ایسے ہی ہوسکتی ہے کہ یہ تو لیکن یا انہاں کہہ رہا ہے۔ یہ شخص اپنے نفس کو دھوکھا دیتا ہے۔

بعض وقت کسی بے پروا عورتوں پر نکادہ پر چڑھ جاتی ہیں، اس لئے میں اور زبان سے لادوں بھی پڑھتے رہتے ہیں اور اپنی ایداروں کی ساتھ جہاں سے اپنے ساتھیوں سے زمانہ اور معاشرے کی بھائی پر نظر پڑ بھی شوق رو دیتے ہیں۔ لہذا لادوں پر صفا "رتقہ" پر تھامی ہے تو اس کی طرف سے نکادہ ہی نہ کریں۔ اپنے منکھوں کی حفاظت کریں، اگر فتنہ پڑے، یہ لادوں پڑھتے ہیں، اطمینان نفع ہوگا۔ دیکھتے بھی رہنا اور حوالہ دینا، اپنے نفس کو دھوکھا دیتا ہے اور یہ عمل اسلئے فتنہ نہیں بلکہ مسئلہ۔

عورتیں بھی احتیاط کریں

اپنی نگاہوں کو کوشی الامکان نامحرم و غیرہ اور بی مورد پر نہ دیکھتے سے بچنا چاہئے، رسول اللہ کی ایک وجہ سے ملتی فرماتی ہیں۔ میں یہ کہہ سکتا ہوں (جو رسول اللہ کی اور ان میں سے ہیں) کے ساتھ وغیرہ کی خدمت میں تھی، اس سے میں یہ نامیٹا صحابی ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ نے فرمایا: صاحب ہتھکڑیوں پر نہ رہو۔ کہنے لگا: یہ کیا دیکھنا ہے میں؟ تو حضور نے فرمایا کہ یہ تم دونوں بھی دیکھنا ہو، یہ تم دونوں نہیں نہیں دیکھ سکتی ہو، ابھی سورہ نور کی ۳۰ میں آیت میں ہے کہ اسے رسول اللہ اور عورتوں سے بھی نہ پہنچے کہ وہ بھی اپنی نگاہوں کو اپنے ساتھیوں سے نہ دیکھے۔ (ابن ماجہ جلد ۴)۔

لوگ مرد و عورتوں کی

بہت سے لوگ اسی جہاں سے نامحرموں کو دیکھتے ہیں کہ انہی طرف سے کچھ سرائی کو خوب تسلی ہے، وہی چاہئے تاکہ یہ غلط فہم ہو جائے، یہ غلط فہم حقیقت ہے۔ غلط فہم ہوئے کے بچانے

یعنی گناہوں کے برے برے نتائج تقویٰ کی بھی عاید نہیں ہیں اس واقعہ کے خوف کے
 چہرے میں ڈس کر جلاوٹے قوائے تقویٰ کی روشنی پیدا ہوئی اُن سرسبز خوش پر عمل کر رہا تو
 گویا بندھن دکھایا۔ ایدھن کھانے پینے سے۔ ایدھن کھانے کا تہجد ہے۔
 حضرت ابن عباسؓ نے رسول خداؐ سے عرض کی یا رسول اللہ! عقل و کبر میں سے اپنے اس
 میں سے خیالات پاتے ہیں اور انکی چیزیں خوش آتی ہیں۔ حال کو خود ہو جائیں زیادہ محبوب
 معلوم ہوتا ہے بہت سے کہ سحر باب پر آئیں۔

آپؐ نے خوش ہو کر فرمایا: لہذا ہم اللہ کا شکر کرتے ہیں کہ جس سے شیطان کے قریب اور دور
 ہونے کی حد تک رسد دیا۔ اُسے کہیں بڑھتے دیا۔

خوش گئی ہمارے امتحان کا کمال بھی ہوتا ہے

قوم اولیٰ کو مدد پانے پینے خدا نے حضرت جوہل و حضرت میکائیل اور حضرت اسرائیل
 کو تمہیں ہمیں انوکھوں کی شکل میں بھیجا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس بھی امتحان پینے اور جذب
 پینے لگی ہوتی ہے۔ ہند تا عمر ہمیں شکوں و کج کر ہو شیار ہو جائے کہ ہمیں ہمارے امتحانات
 پینے اور جذب پینے میں بھیجا دیا ہو۔

حرام خوشی سے دل گناہ جانا پڑے

ایک لکڑی تو لٹے کا تر رہا ہوتا ہے ایک سونا تو سے پینے۔ مٹری کے تر رہا میں پاؤں پاؤں رکھ دو،
 ہمارے نہیں چھتا تر ارہ کا کان بھی نہیں لگا اور سونے کا تر اور سونے کی سوتے بھی مل جاتا ہے۔
 مومن کا اس بھی سونے کے تر رہی طرف سے ہے جہاں اور حرام خوشی کی ہوتی ہیں اس کا نپ
 جائے اس کا تر اور مل جائے۔ یہ تک ایک اعشاء یہ ایک ذرہ حرام لذت و دل میں لانا اللہ سے
 دور ہو جاتا ہے۔ لکڑی کے تر رہی طرف سے ہے جس میں نہیں سونا چاہیے کہ سونا کی حرام لذتوں کو دور
 رہے ہیں اور دل پر چھ مٹری نہیں ہو رہا۔

تجربہ کی طاقت کا حکم اپنے حوالہ سے بات کیوں بنایا؟

اللہ نے اپنے رسولؐ کو مخاطب کر کے فرمایا: اے محمدؐ! آپ اپنی امت سے بہرہ و بخشے نہ دو، اپنی
لگا ہوں و تکی کر میں۔

فَلْيَلْمِزْ مِمَّنْ يَعْتَصِرُ مِنَ الصَّارِعِينَ

یہ خدا پرست نہیں فرماتے تھے جہنم میں رہنا اور جہنم پر دست درپیشی پر بھی اس حکم میں دوسرا کوئی طریقہ نہ تھا کہ اس میں تبدیلی تھی۔ اس میں یہ غلطی یہ بھی ہے کہ جس طرح با حیا آپ آپ بچوں سے یہ بات تو نہیں بتا دیا آپ دوستوں سے کہنا سنا ہے کہ درمیرے بیٹوں کو بھی اس کے یہ بے شرمی والا کام نہ کریں تو اس میں رب تعالیٰ کی حیا و عفت بھی شامل ہے کہ رحمت اللعالمین سے کہنا کہ آپ محمدؐ کو لے کر لایا ہے کہ میرے بندے کا ہوں کی حفاظت کریں۔

اس کتاب کا سرکار کے ملازمین کا مال نہیں ہے۔

جو شخص رات رات بوجہات کرتا ہے، اس پر عبادتِ آسمانی مجید کرتا ہے، مہربانِ بخشنے والا
 کرتا ہے لیکن نامحرموں کو دیکھنے سے باز رہیں آتا، بد نظری کرتا ہے، نصیبت کرتا ہے، ہوا جو دامن
 عبادات کے عاشق سے کیونکہ ان عبادات اور کمال حاصل تربیت ہے جو یہ شخص انجام
 دے رہا ہے ان گناہوں کے ساتھ عبادات کا اور انوارِ ثواب نہایت تر رہا ہے۔

مرتبہ مکمل ہے تو وہ اپنی شعاع بصریہ پر اللہ کی عظمت و غالب رحمت کا راجحی ہوئی
غیر انتہائی نظریہ ضرورتاً اے کا ہر ایک اور تفصیلی کاوش اے کا۔

اللہ سے دعا کہ وہ مجھے جتنا کہ سیر سے لڑے دے

شیرتے سم کو تھارت میں یمن جو شیر کو پیدا کرے اسے اس سے تھارتے رہنا

چاہیے؟ شیر جب دہڑتا ہے تو درمیں مل جاتی ہے۔ اس دن ڈنک میں سوچے کہ کیا آواز ہوئی؟
 قیامت کے دن جب علان ہوگا۔ خُذُوْهُ فَعَلُوْهُ لَا تُنَالُہُ سَحَابٌ مَّسْلُوْہٌ لَا (۱۰۰) دُور ہے۔
 (پھر اس نالاقی مورخ نے اس میں بھڑا، پھر اس وجہ سے اس میں اٹھل رادو)
 کیا آواز ہوئی یا قیامت کا؟ ہوگا؟ کتنی گھسیٹے حُزبے ایسے ہوں گے سادہ کی طرح۔ رحمت میں
 منہ اٹلے ایسے تیار ہیں۔ اس رات ظاہر ہوں گے حرم میں پر بے ہار نکاتیں اس رہے میں اسکا نہام
 کیا ہوگا، اسکی کوئی فکر نہیں۔

روایت ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے ایک اور رسولؑ خدا سے پوچھا۔ یا رسول اللہ جنت میں
 حوروں پر یا دو حسینوں کی یا مسلمان بیویاں؟
 رسولؑ خدا نے فرمایا۔ اسے ابراہیمؑ جنت میں مسلمان بیویاں حوروں سے بھی ریاضت حسین کر
 دی جائیگی۔ پوچھا یہ بیویوں کوگا؟ آپ نے فرمایا۔ کہ حوروں نے نمازیں کیسے پڑھیں ہیں،
 روزے کیسے رکھے ہیں، شہروں کی خدمت کیسے کی ہے، اپنے جیسے کی تکلیف نہیں اٹھاتی ہے اور
 مسلمان عورتوں نے نمازیں پڑھیں ہیں، روزے رکھے ہیں، حج یا ہے شہروں کی خدمت کی
 ہے، اپنے جیسے کی تکلیف اٹھاتی ہے۔

اس کی عمارتوں، دروروں اور بنی عبادت کی وجہ سے اس کے چہرہ پر اللہ ہر فوراً الہ کے
 کا، جو خدا کی ہوگا حوروں کے اندر، تو نہیں ہوگا اور اللہ جس پر اپنا دوزخوں کے لئے جس کا دیا
 عالم ہوگا۔

دیوانی زندگی چند دن کی ہے۔ اگر مغرب میں بھی چاہے نہ ملے تو آپ کہتے ہیں کہ اسے
 میں بھیجی بھی ہے اپنی۔ گھر چلی راہیں، ان چاہے نہیں گئے۔ تو یہ بھی ایک چاہے سفر ہے۔
 جیسی شریف حیات مل جائے اس کے ساتھ تہا دو، رحمت میں یہ حوروں سے ریاضت حسین بتاؤ
 جائیں گی۔ یہ نہ ہو کہ شریف حیات میں کسی کی حرام نکالوں سے چور کیا جائے۔

و عسى ان نكفر هو اثناء ذل هو خیر لکم (سورہ بقرہ ایہ ۲۱۶)

”بعض چیزوں کو تم ناپسند کرتے ہو اور اس میں تمہارے لئے خیر ہوتی ہے۔“ ہو سکتا ہے کہ آپ کو شریک حیات کی شکل تھی پسند نہ ہو بلکہ یا محسوس کے بغیر سے مدد دینی پر عالم، مٹش و صاب انسان پیدا کر دے جو قیامت کے دن آپ کے کام آئے۔ بعض اوقات زمین آتی جہاں نظر میں آتی مگر اس سے بہتر میں فصل تیار ہوتی ہے۔ رنگ و روغن مت دیکھئے کہ خدا اب کل خلقت کی ہے۔ اس کی ہمتی نکاسوں کی حفاظت کیجئے۔

ایمان کی دولت گن گن ہے

جس مکان میں اوست ہوتی ہے اس میں مضبوطی آتا۔ گاتہ ہیں اور جس کے دل میں ایمان کی اوست ہوتی ہے وہ آنکھوں کا تال مضبوط آگاتا ہے یعنی نظری حفاظت کرتا ہے اور جو نظری حفاظت نہیں رہتا یہ اصل سے کہہ کر قابل ویرانہ ہوتا ہے اس میں ایمان کا خیر نہیں ہے۔

جس میں میں مشق پیدا ہو جاتا ہے اسکو پتہ چل جاتا ہے۔ میری ناف میں مشق پیدا ہو گیا ہے پھر وہ سوتا نہیں سے طے طے۔ اوکو پیتا ہے اور چوہا رہتا ہے کہ کہیں میرا مشق کوئی نہیں نہ لے۔ اس حس و ادب ایمان میری ہوتی ہے اس وہ وقت اپنے قلب و نظری حفاظت کرتی ہے۔ وقت پتہ چارہتا ہے کہ میں دینی نامحرم نہ آجائے جو میرے ایمان و ایمان لے۔ جس کو آپ قلب و نظری پاسبانی کی قوت نہ سمجھو گے۔ بھی سکھوں ایمان کا مشق عطا کیں ہوں۔

اللہ کی رحمت اللہ علیہ

لہذا راستہ جلد طے کرے جیسے ارکاش مسکن ہے جیسے مونی حصار زائے کی طرف سے چند چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

لہذا اس کے ہو اس کی طرف اللہ تک پہنچنے جیسے بھی شریعت اسلام کا رکن ہے۔
 جگہ جہاں کا کوئی پالٹ ہو یہ عالم بائیں اور رہتا ہے۔

حلقہ پاکت قلمس ہو پیو اور پھر بار نہ ہو دور۔ منہ اندر نہ کے بجائے دشتن کے جا۔ گ۔ جست کے ہی۔ اور ت میں لے جا۔ گ۔

حلقہ جہار کے نیچے آف ایسے پیو دس بست رہا دو چاہیے کیونکہ جہار میں مٹی کے اجزاء جیسے دھوا، پتیل، دھاتیں یہ سب زمیں کی جڑوں میں اور جرج اپنے مرکز اور مستقر سے وابستہ رہنا چاہتی ہے۔ لہذا جہار کو اسکی عظمت کے خلاف نقصان نہ لے ایسے بہت زیادہ پیو دل کی ضرورت ہے۔ جسم مٹی کا ہے اپنی عظمت سے مٹی کی جڑوں پر ہی ہونا چاہتا ہے اسلئے اللہ کی طرف نہ لے ایسے کام بہت زیادہ پیو اس دور کا رہے۔ آتی رہا دوا سیکھو کہ ہم رہا نہیں۔ یہاں کی انہیم سرسوں سے دوری، اگر وہ کی پابندی اور کس کی مخالفت سے حاصل ہوتی ہے۔

لکھ جہار کی پیو میں مٹی کی ٹنگی میں مٹی کی ٹنگی کا نہ کر کے سوراخ نہ کر دے اور جہار کے پرچے رُج میں گئے۔ لہذا بد نظری کے شیطانی درمیانے تیرے رون کے جہار میں سوراخ نہ ہونے دیجئے کسی نامحرم کو نہ لگا دے نہ دیجئے۔ دل میں فیہ اللہ کے نمونہ نہ دیجئے۔ بد نظری کا اگر حکاب قلب و روح کے جہار میں جو نہ کی طرف رہا دے، سوراخ کرنا جس سے ساری ترقی خا۔ میں مل جائے کی اور بد تعاقب نہ پہنچنا قلمس ہو جائے گا۔

۔ لڑات عارضی ملی عزت ای کی

پے گنا کا اثر برائے زندگی کی

تمام انکس کے کس سے زیادہ حسین کی طرف متوجہ رہا ہے

پروردگار عالم سارے حسیوں سے احسن ہے۔ اسے حسیوں کے چہر میں رہنے والا کر حسیوں کس پرستی کا لائق ہے تو سارے حسیوں سے زیادہ حسین کی طرف متوجہ رہا ہو۔ کائنات کے پروردگار کی خوشبو پا کر تم سارے میلے کائنات سے بے نیاز ہو جاؤ گے۔ احسن اعم تحصیل ہے، جس سے اطفال کے لہذا جب کبھی کس میں حسیوں کی طرف متوجہ ہو تو

اجس کام میں مل جائیگا۔ جب اس سامنے ہوگا تو جس کی طرف توجہ نہ ہوگی۔

تکلیف اللہ سے اللہ کیسے ہوتا ہے

اللہ کو چھوڑ کر خیر اللہ سے اس کا نام لے گا۔ اللہ سے خواہ مخواہ رہتا ہے۔ یوں کہ اللہ سے اللہ میں شرط لگائی کہ پہلے تکلیف کرنا پھر سارا اللہ سے چاہا ہوگا۔ اللہ کو جسکو اللہ کی تکلیف کی توفیق دیتے ہیں پھر وہ غیر اللہ پر ظہر میں ڈالتا اور لگا ہوں و پھر کرنا جس سے اٹھتا ہے اور غم توئی اٹھتا ہے۔ اللہ جب ملتا ہے جب اللہ کی تکلیف ہو جو غیر اللہ سے جانی۔ پھر اللہ کو کیسے اللہ پاتا ہے۔ اللہ کے لئے اللہ کو ایسا ہی بنایا میں، اللہ کو مقدم یا ہے کہ میں خالق عطر عود میں نہیں توفیق اللہ کی نبیاست و دعا، گفت سے ساتھ میری خوشبو۔ قرب چاہتے ہو۔ یہ نامہ میں سے، پہلے اللہ کی تکلیف کرو۔ پھر وہ کے اللہ سے تو کہہ کی برست سے فی سے یمن جو چھتے پھر سے اللہ میں یعنی حسین صورتیں و نامہ اس سے تم سے کہیں چنے ان کو پاتا ہے۔ یہ اللہ بھی باطل میں۔

ارباب من اتحدوا اللہ ہود (سورہ فرقان باب ۴۴)

یہ رسول آپ نے ان کو ایسا جواب دے گا کہ میں اللہ سے ہوں۔ رسول اللہ بد ظہر کی و تکلیف کا زمانہ میں سزا یہ نامہ کی طرف اتھات بھی اللہ باطل سے اس دھجی اس سے لگا ہوتا ہے۔ اللہ کی تکلیف سوئی۔ تمہیں اللہ نے بغیر اللہ کی تھیات سے تمہارا قلب محروم رہے گا۔

اللہ کی تکلیف دل کیسے لگاتا ہے؟

کبھی سے بھی پر میں نہیں اس سے پردوں کی سے تسلیم میں یا یہ ہوگا نہ اذیت پڑتی ہے در جو پردے روشنی پر فدا ہو رہے ہیں اس کے یہ ان کو چوری کا نعت سے تسلیم کیا کہ یہ پردے ہیں اس طرح جو کوک مرنے والوں پر مرنے ہیں ان کو ملے دل میں کہاجاتا ہو کہ ان کے دل میں ملے دل کر مٹی ہو چکے ہیں در جس کے دل اللہ پر فدا ہو گئے ان کو ہا جاتا ہے کہ یہ اہل دل میں۔

علاقے شش میں لوگوں نے جا نہیں دی ہیں

آج ہمیں غصہ بھر کا قہر بہت بھاری مہکھوہ ہوتا ہے۔ یعنی نکاد پچا نہایت مشکل ہے۔ خدا کے عاشقوں نے وہ علاقے اپنے جا میں تک دی ہیں اور نہ اندھے ایک نظر نہیں بچا سکتے۔ مومن کی شاہ کے خلاف ہے۔ وہ نہ دھول جا ہے۔ کربیا و شرم خدا سے موت بندویہ نہ دے کر کے بھی خدا کو ناراض نہ کرے۔

حیا کی تعریف ہی یہ ہے کہ تیار مونی تر و تفریقانی و حالت میں نہ اکتھے تب کچھ لوگ یہ بندہ حیا اور شرم والے ہے۔ سچ کی بد نظری مرتے والے کو پ بے حیا ہوا ہیں تو دوسرے دوسرے پر تیار ہو جائے گا لیکن اللہ کے نزدیک وہ بے حیائی ہے گا۔ جو اللہ سے یہ نکاد مرتے ہوئے نہیں شرماتا و حیا و ارب ہے؟

اللہ نے عالم پر قائم کرے

حضرت بر بنی۔ سورن چاند فرما دے مورتے، پندرہ فرما دے۔

لا حُبَّ إِلَّا لِلّٰہِ (سورۃ العلم آیت ۷۶)

مومن ہوئے، دوسرے محبت نہیں کرتے

سچ ہے کہ جو یازہ وقت با شادی بکائی پر رہتا ہے تو سب شادی کے جب اسکا حوصلہ اتنا بلند ہو جاتا ہے کہ وہ مشکل میں بچا شیر تر کے سی اور چاند نور کا شمار کرتا پائی تو میں سمجھتا ہے۔ اور تو کہہ دے ہوتے ہیں جو پر جمید نے ہوئے مردوں شاہ سے چھپے ہوتے ہیں۔ سب طرح جو اس ایسا کی حالی صورتوں کے عاشق میں انکا حوصلہ تیار ہے و ذیل ہو جاتا ہے کہ کدھوں کی طرح سے مردوں شاہ سے لذت شکی اس کا شمار اور مقصد حیات نہ جاتا ہے۔ نہیں مومن کامل کی روح جو شہید معنوی ہے، وہ دین کی شمار گاہ میں شہر حضرت ابراہیم لا احب الا للہ کا خرم ملندہ کرتی ہے اور بجز اللہ کے کسی دین نہیں کرتی، بجز رعناے ای کے کسی چیز کو محبوب نہیں رکھتی۔

مشہا حضرت پر بیعت آپ بھی ملک یحییٰ میں قدم رکھیں رخصتی ذات اور سبکے وعدے
سب یحییٰ میں۔ جو حج بن عترت ہی میں کافی میں سے باقی سے نہ آپ بھی نہیں کہ جتنا سونے
والوں سے محبت کی کرتے سونے سے محبت کرتے ہیں۔

حرام کا قندہ بھی حرام ہے

بد نظری، دیگر اس کاموں کا پیش خیر میں جاتی ہے۔ اس سے شریعت نے حرام کے مقدمہ و
بھی حرام قرار دیا ہے۔ وہ نفس کا مطلق نقطہ نظر دہری پر استقامتیں کرتا۔ نظر دہری کے بعد سب کے اور
ہذا مشہور ہو جاتے ہیں اور آستہ آستہ دیگر کاموں تک لے پائے گا۔ اسی لئے احادیث
میں بد نظری و آنکھوں کا رونا قرار دیا ہے۔

شراف و عسکری بھی سب سے گنگیں

بعض بچوں کی تربیت اتنی عمدہ ہوتی ہے کہ جب وہ نئی مانی یا مسان یا پیسے دے تو وہ اپنے
باپ کی طرف دیکھتے ہیں کہ باپ کی پیار سے ہے "اگر باپ آنکھ یا کڑوں کے اشارے سے ہم
دے کہ لے لو تو وہ لے لیتا ہے۔ اسی طرح ہمارے سامنے بھی جب یہ نامحرم صورتیں مثل مسان یا
مانی کے آجائیں تو ہم بھی خدا کی طرف دیکھیں کہ رب العالین آپ کا کیا حکم ہے یا آنکھوں
یا بند کھوں اور بعض صومائے انصار رحمہ (۱۳۰۲ھ تا ۱۳۰۶ھ) انکامیں پتہ کر کے آواز دہان میں سن
لو لیکن وہ ہم کتے چھوٹے ہوئے۔ چھوٹے بچے تو آپ پائے والے باپ کا اتنا خیال کریں کہ کسل
مرضی کے خلاف۔ ہوا اور جو ہر مصلیٰ پائے والا ہے اس کا یا حق ہو نا چاہیے "عد بھی کتنا خوش ہوگا
کہ میرا بندہ میری مرضی پر مانتا ہے۔ میری ناراضگی کی وجہ سے اپنی خوشی و خاطر میں نہیں آتا۔

الاحقر پ خدا کی امانتیں امانت ہے

بعض لوگ کہتے ہیں کہ حق تو امار ہے یہ موالی لوگ یا بد نقد انداز سے چھڑواتے ہیں

لیکن دوستو! جنت تو دھارے لیکن مہلک دھارہ نہیں ہے۔

و هو معكم افي ما كنتم

تم جہاں بھی ہو میں تمہارے ساتھ ہوں۔ (سورۃ خدیجہ آیت ۴)

جنت دھارے میں تو نقد ہوں، وہ وقتہ تمہارے ساتھ ہوں۔ میں خالق جنت ہوں۔ جس کے پاس خالق جنت ہو، وہ جنت سے ریادہ پس پا۔ گا "جنت تو آخرت میں ہے لیکن میرے قریب ہے جنت جنتی تمام مخلوق سے ریادہ نیایی میں پائے۔"

الشیکی روحانی کی بنیاد کمال چھوڑنے پر ہے

جنت سے دُش مستحبات پر زور و اشارے مل کر رہتے ہیں لیکن سناو چھوڑنے کا تقاضا نہیں کرتے جبکہ اللہ کی وحی کی بنیاد مستحبات پر نہیں صرف سناو چھوڑنے پر ہے۔ ایک شخص ایک کھادھڑ کر خد اللہ مہلک دھارے میں آ کر رہتا ہے لیکن مہلک دھارے پر ۱۶ میں کسی بھی جگہ نامحرموں میں چھوڑنا بد نظری کریم ہے۔ یہ شخص بھی جہاں نہ حقیقی ملافت و حاصل نہیں کر سکتا۔ قلب میں نامحرموں کا تہہ؟ مسودہ اللہ کا سلام و پیام ہو یہ ناممکن ہے۔ بافرمانی و رستہ اللہ ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔

یہ سائین کو لبو کے بل کی طرف ہیں۔ دھوکا بیل جہاں سے چلنے سے وہیں پر کر رک جاتا ہے۔ چاہے یہ مہلک دھارے لیکن رہے گا وہیں گا وہیں۔ اسی طرف نفس و بندہ روں و شیطان نے یہ قوف بنا رکھا ہے کہ اللہ بد بھی کرتے رہو اور سناو بھی مت چھوڑو مرنے کے بعد تو سناو چھوڑ ہی جائیں گے۔ یہ وہی مہلک دھارے میں کر سکتا ہے کہ جس میں نہیں کوئی جہ نہیں کیونکہ جب تو وہ مجبور ہے سناو کر ہی نہیں سکتا مہلک دھارے سے جگہ سناو چھوڑنے پر کوئی ثواب نہیں۔ بیچتے جی سناو چھوڑ دو تو بات ہے۔ اگر ایک آدمی مر جائے اور اس پر مہلک دھارے کا جسم کے پر فیلچے نہ جائیں تو کیا سے شہادت ملے گی؟ رکنوں میں اللہ کی رحمت میں قیام ہو جاوے شہادت ملتی ہے۔

مردوں کی شہادت قبول نہیں۔ لہذا امر۔ کا تصور نہ کیجئے جیتے جی اللہ پر فدا ہو جائیے گناہوں کو چھوڑ دیجئے۔ پھر دیکھئے۔ قلب واللہ کے آریب کی زیادت حاصل ہوتی ہے۔ دنیا ہی میں جنت کا حذو۔ ملے گا۔

ایمان کی حفاظت کیلئے گناہوں سے بچنا ضروری ہے

مومنوں سے بچنے سے تقویٰ کا نور پیدا ہوتا ہے جو تقویٰ کا ستارہ نہیں کرتا۔ دو نور ایمان کو صاف کر دیتا ہے۔ جیسے شئی پانی سے بھری جائے۔ لیس سرے۔ مہر سے مل چلا چھوڑ دیئے جائیں تو سارا پانی صاف ہو جائے گا۔ اسی طرح نور ایمان جانے کے بعد ال ایک نور سے مہر یا پیکل کر تکھوں کی کوئی بھی چھوڑائی بدظن کرنی، ریا کاری، صلا چھوڑ دیا یعنی غیبت کرنی، فتنوں کا عمل چھوڑ دیا یعنی گمان یا کو بیات سے یہاں کے نور وضائع کر دیا۔ نور یہاں کی حفاظت کے لئے گناہوں سے بچنا بہت ضروری ہے۔

تمام اعمال کا نفع کیلئے استعمال کیجئے

اللہ کے بعد اس سے وہی ہے کہ اس سے غوث ہے۔ تو مافی آ۔ اس تو مافی سے تکھوں میں قوت دیدنی، قانون میں قوت شنیدنی، زبان میں قوت غنی باتوں میں قوت گرفتاری اور پاؤں میں قوت رفتاری آ۔ وہاں ساری قوتوں کو بدن رو میں مستعمل کیا جائے۔ ہذا کان سے وہی نہیں جس سے مالک خوش ہو، تکھوں سے وہی دیکھیں جس سے مالک ناراض نہ ہو۔

رسول خدا کی روئے سے عمل کریں

رسول خدا کے بدظن کرنے والوں سے بچنے فرمایا ہے کہ

لن یرى الله لناظر والمنظور الیه

نہ دلت فرماتے ہیں بدظنی کرنے والے پر اور جو بدظنی کی دعوت دے۔

(یعنی جو بے پردہ پھرے اس پر بھی)

تو دوسروں کی بدعاؤں سے بچنا اہم ہے۔ یہ مٹھری مٹنے والے بھی سید الانبیاء کی بدعا سے ڈریں۔

عورت کیلئے سب سے بڑا گناہ؟

رسول خدا نے جب یہ سوال کیا کہ عورت کیلئے سب سے بدترین اور بھلائی کی بات کس میں ہے؟ تو کوئی سنا جواب نہ دے سکا سوائے شیطان و عین کے۔ فرمایا: عورت کیلئے سب سے بدترین گناہ نامحرم مردوں کو دیکھنا اور نہ نامحرم مرد سے باتیں۔

جب رسول خدا کو یہ جواب پہنچا تو فرمایا کہ میں نے یہ وہ طریقہ سیکھ لیا ہے جو غلط ہے۔ جواب میری تربیت ہی کا نتیجہ ہے۔

یقیناً حضرت عائشہؓ نے اس میں عورتوں کی حقیقی بھلائی ہے۔

بے پردگی عورتوں کا شرعی مسئلہ ہے

عورتیں اگر بے پردہ ساری سے رہنمائی نہ پا جائیں اور مردوں کی توجہ انہیں کی طرف مبذول ہو جائے تو اس طرح مردوں کی خواہشات و شوق پورے ہوتے رہیں گے جو مردوں کیلئے بدترین شادی کرنے کا سبب بنے گا۔ ایسی صورت میں معاشرہ پورے اثر پڑے گا اور خود عورتوں ہی کا نقص ہوگا اور سطح زور و برتری اور علاقہ یافتہ عورتوں میں اضافہ ہو جائیگا چلا جائے گا۔ جب عورت کو اس بات کا احساس ہو جائے کہ اس کا شمار بد نظری کا حامل ہے اور وہ نامحرم عورتوں سے ملتی ہیں تو وہ بھی بہت آہستہ بہ آہستہ غیرتی کی طرف مائل ہو جاتی ہے اور اس طرح بد نظری و ناوکا و مطلقہ و زور و برتری کا عمل چلتا ہے۔

بے پردہ عورت اللہ کے نزدیک کوئی عزت نہیں رکھتی

(سورہ احزاب)

عورتیں گھر سے باہر کس اور کس قسم کی

رسول خدا فرماتے ہیں "عورت اپنے مناسب نہیں ہے گھر سے باہر نکلنے پر اپنے ہاں و نمایاں کرے" (فروع کافی)

عورتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے ہاں و جسم کے بارے میں پرہیز سے کام لے لیں اور خود وکیل و پست لڑائی کا سامنا نہ کر لیں اور اپنی عزت و آبرو کا خیال رکھیں کیونکہ عذاب اور عجز سے لاری ہیں۔

ماہ صادق اور شرفدارت میں کہ جس میں حیوان ہوا میں ایسا نہیں ہے (بحار جلد ۵) عورتوں کو فرماتے ہیں کہ جو شوہر اپنی بیوی سے سب سے خائف ہو اور اسے پرہیز اور حلف نکلسے بارے میں خیال نہ رکھے تو یہ شوہر بیوٹ (بے حیوت) ہے۔ (نکاح ص ۱)

رسول خدا فرماتے ہیں کہ جو شوہر اپنی بیوی کی عزت سے گھر سے مرنے کی خبر میں ڈال دے گا۔ حضرت نے پوچھا کیا کرے عزت سے یا مرد ہے "تو آپ نے فرمایا معمولی کاموں میں بیویوں کا محاطوں اور عمارتوں میں بار بار ہاں و کس کر جائے خواہش کو مان لے (فروع کافی جلد ۵)

وہیہ تمام رسالہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ ایسے تشدد میں پڑے کہ اسے ہرگز نہیں ہے سے میں کوئی فخر نہیں رہا گا اور اس میں سے یہ مردوں عورتوں کا سے جو بائیں تو ہنسی کی نہیں (باریکہ سوئے کی وجہ سے) اور ہر سہ بزرگی یہ عورتیں شہوت کی طرف مائل ہوتی ہیں اور مردوں کی توجہ اپنی جانب

نہرتی ہیں۔۔۔۔۔ یہ عورتیں نہ صرف اپنے گھر میں نہیں چلیں گی بلکہ گھر سے باہر بھی نہیں جائیں گی اور سے بھی سہتمی چاہتی ہے، ابھی نہ سمجھیں گی۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حاضر رہے کہ ساتھ جب دوسرے نے کھانچا تو ہم سے اٹھا کہ آپ پر شدید نریہ جارہی ہے۔ میں نے پوچھا یہ سے

مال باپ آپ پر قربان ہو جائے میں آپ کیوں کریں؟ فرماتے ہیں "خلفہ کے لڑکے اپنے چلی میں سے شب معمر عورتوں پر تنقید ہوئے، لے خبر ہوں؟ مشہور کیا ہے کہ عورتوں سے نریہ کر رہا ہوں۔ (ان میں سے چند کے بارے میں فرمایا)

ایک بار عمرایت جس نے جرائم کے انقلابی معاشرے کا تجربہ کیا، بغیر مسٹر موٹے کے، موجود
 لکھتا ہے کہ

"وہ عورت جو مرد کو سختی ہو نہیں سکتی خود اچانک تاجی ہو جاتی ہے

بغیر استغناء واپس برائی ثابت ہے

وہ طبیعت کے قریب، خوب خواہش سے خطاب سے ہوئے فرمایا۔

"آپ علم حاصل کیجے اور خود واقعی میں سے راستہ کیجئے آپ وہاں ایک مدرسہ ہے جس میں

ماہریت جو اس کی تربیت سول چاہیے۔ (دور مار سب سے) اپنی ۹-۱۰

ماہریت کے ایک اور مقام پر فرمایا: "خوشی کے شادی پر وہاں پہلے سے نہیں رہا، تو رانی

حاصل کرتی ہے۔ (سید نور جہد)

عمریت کے علم میں اصلاح

مرد و عورت کے مسائل سے ان بات کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ اس مضمون کا مقصد کے معاملے میں کئی

کئی کا قائل ہے۔

۱۔ مردانہ عورت کے ذریعے ان بات میں ہی بار خواہش و پرہیزگاری میں تعلق پیدا ہوتا ہے۔

۲۔ جبکہ رونی نامحرم نہ ہو، یہ عورت بھی عورت کی حیثیت سے رہے۔

۳۔ جبکہ عورت کے ذریعے رونی نامحرم عورت سے نکاح ہوتا ہے۔ وہ ملکہ آزاد سے پرہیز

جانے والی نمازوں کو بھی مست پر ہے۔

۴۔ عورت نے یہ مستحب ہے کہ وہ عورت میں زیادہ نہ ہو۔

۵۔ حالت مجبور میں اپنے جسم کو سمیٹ لے۔

۶۔ قیام میں حالت میں پاؤں دلا رکھے۔

۷۔ مرد کے گناہ کفری ہو۔

۸۔ اگر عورت و مظلوم ہو، بن نامحرم اسے رانی نکاح سے نکاح دے تو اسے سے صبر رہتی ہے کہ

دو اپنے چہرے اور ہاتھوں کو لگی چھپائے۔

۱۹۸ عورت کا نامحرم مرد سے نارنجے یا ایسے جگہ میں بات نہ کرے۔ جس سے اس کے دل میں برائی کی خواہش پیدا ہو جائے حرام ہے۔

۱۹۹ خلی خلی، مکان ملحقہ سے عورت ڈانچ کرے۔

۲۰۰ بھٹی، قندیل، کھنڈ، بونچے سے بھی پردہ کرنے کا یہ کرتے ہیں۔

۲۰۱ عورت داریب اور بیت اور ٹیپ پائے کے نامحرم کے سامنے نہ کرے۔

۲۰۲ مرد کے معمولات سے راجہ پہن کر ہو اس وقت عورت کے لیے سے لینا حرام ہے۔

۲۰۳ نامحرم مرد عورت کا آٹن میں ہاتھ نہ جا رہے ہیں۔

۲۰۴ عورت کا نامحرم کے پہن کر کھانا اور قرار دے اور اس سے ٹک فرشتے اس پر لعنت کرنے دیجے ہیں۔

۲۰۵ مسلمان عورت کسی دافہ عورت کے سامنے اپنے جسم کو عورت سے اجتناب کرے۔ وہ کہیں کسی نامحرم سے ساؤ کر کرے۔

۲۰۶ مرد چاہے کہ عورت کو بچے سے لگے۔ اور بچے نے ایک لکڑی سے بچہ سے چمچا
ایک عورت چارسی ہو اور مرد سے بچے سے لکڑی دے، یہ اس میں کوئی حرج ہے۔

ہاتھ نے فرمایا

”یہ تم پر پسند کرتے ہو کہ کوئی مرد تمہاری بیوی کو مارے، چھ انہوں نے کہا نہیں تو

انہوں نے فرمایا

”جو تم اپنے سے پسند کرتے ہو وہی ہمیں پسند نہ کرے (اس کا بھی اشیاء)

۲۰۷ خلی سے علفا، دو جو نامحرم عورت سے جہد ہو گئے ہوں ان کا یہ بھی چاہیں سے۔ سو سے

انت اور اس کے ہاتھ قندیل، تو نامحرم کے ٹوک ہوں یا اس کو لین بھی ناجا ر قرار دیا ہے۔

۲۰۸ مرد جو عورت کو سام میں پہن کرے۔

۱۵۱۔ اُرونی عورت کی جہ بھی سوچا ماں سے اٹھ چکا۔ تو جب تک دو جہل مرموہاں کوئی
ناخرہ مرد نہ بیٹھے۔

۱۵۲۔ ناخرہ مرد عورت کا ایسے مقام پر پہنچتا جس کو اور۔ سواری ہی آگیا سو منع ہے خواہ یہ
دونوں عبادت ہی میں کیوں نہ مشغول ہوں۔

۱۵۳۔ اُرونی مرد کی ناخرہ عورت کو چھتا سو تو اس سے ب پر دو کو دیکھیں، کچھ ملتا۔
۱۵۴۔ ہاں، ہمارے قریب سے ایک شخص کو سیر کرتے ہوئے دیکھا تو۔ برائے آپ دو بار دیکھا عورت
سے مذاق نہیں کرو گے (بحار جلد ۴)

۱۵۵۔ ایک شخص ہمارے رشتہ کے پاس آپ رشتہ داروں کے ساتھ موجود تھا۔ اس اثنا میں ایک بچی
اس شخص میں آئی۔ سب۔ بچی کو بچہ سے بچے پا کر دیا۔ جس سے یہ بچی ہمارے قریب آئی تو آپ
سے کئی لمحہ کے بارے میں پوچھا اس کو اس نے بتایا۔ یہ بچی ماں کی سے تو ماں سے بچے سے
اور بچہ (فرمان کاٹی جلد ۱)

پیشہ کی وجہ سے پیشہ کے گروں میں جانا

جامعہ اخبار میں ہے۔ جب بھی کوئی اپنے مسالہ کے گھر میں ایور کے سواران یا بھست پر
سے عورت کے دیکھا، وہ کوئیے یا اس طرح کوئی عورت اپنے مسالہ کے پیشہ ور ہو کر گئے تو
خدا کیلئے سزاوار کے کاس کو دیا میں مسلمانوں کے درمیان کرنے والے منافقین کے ساتھ جہنم میں
ذال دہ اور یہ شخص سو وقت تک دنیا سے نہ اٹھے گا جب تک خدا اس کو سزاوار کرے اس کے
ملا وہ خدا آخرت میں اس کے پیشہ و مقامات کو تراشا، کھینچے گا اس لیے شکار کرے گا۔

بڑے افسوس کی بات ہے کہ اس تہذیب و تمدن میں جو دنیا کی دوسری تہذیبوں و ثقافت کی
نظر سے کھتی ہے عورت ایک یہ حیوان کی صورت اختیار کر گئی ہے کہ جس کی حیثیت سے جیسے
بھی ہو، جس قدر بھی ہو بغیر کسی قید و شرط اور حد کے کاٹھا حاصل کیا جائے۔ یہ حیوان بھی ایسا کہ

حس کی گام حریص دنیا، رہاں کے ہاتھ میں ہے مگر مردوں کی گام خود اس کے ہاتھ میں ہے اور یہ گام مردوں کی "نگاہ" ہے۔ جو انہیں ہر چیز سے ناکل کر کے نام نہان طرح عورتوں کے تقاب میں اتاتی ہے۔ ثبوت یہاں تک پہنچی ہے کہ اگر عورت کی رہائی اس پر منحصر ہے کہ اس پر نگاہوں جائے تو مراد بھی ہی سے رہند ہیں کہ وہ عورتوں پر نگاہوں میں انکا وہ سادہ رنگ و نیا، وہ حاصل نہیں۔

مصدوری، موسیقی، سینما، تھیٹر، مجسمہ، اس کے پاس تصویریں، قیود و اشعار عورتوں کو ہر اہم میں بھیج لائی ہیں۔ مگر اس سے وہ بہت صنعتوں کی حد میں پرورش نہیں ہوتی بلکہ اقتصادیات کے دو مظہر اور بڑے شعبوں۔ ٹوٹ پی کے کی خاطر عورت پر اپنی نظریں موقوف ہوتی ہیں۔

مطربی اور مغرب روا عورت پر صرف یہ رہ نہیں کہ ایسا جان پسے جو بدن اور یاد و نمایاں اور صبح کرنے والا سوجھتا اور ہے۔ اپنے جان و فیش کے جانے بدتی رہے تاکہ اہم اس پر اپنے اپنے دلوں پار چہ ساری اور درویشوں کی چاندنی ہو جائے۔ مگر عورتوں کا جان خودمانی کا وسیلہ نہ ہو تو دوسری کوئی چیز سے جو اس صنعت کی پہلی وچا لے "اس تمام سے سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ صرف یہ بات نہیں کہ عورت اپنے مصروف ہوئے اور مصروف رہے کا وسیلہ بنے بلکہ ہر چیز کا زیادہ سے زیادہ مصروف ہونے کا وسیلہ بھی بنتی ہے۔ یعنی ریٹیم کی ہیئت کے زیادہ سے زیادہ فروخت ہونے سے ضروری ہے کہ ایک عورت کی عمر عریاں تصویر اس بیٹن کے ساتھ شامل ہو۔

چند اہم باتیں

نگاہ کی اہمیت

اگر نگاہوں کا ایک بار بھی خط استعمال یا گیا تو پھر یہ سلسلہ رہا نہیں ہے اور انسان عورتوں کو دیکھائی چلا جاتا ہے کیونکہ جس طرح ایک شکل دوسری شکل کا ریفرنس جاتی ہے اور شکل شکل کو نہیں پہنچتی ہے چاہے کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو اور نہ ہی وہ پہنچتی ہے چاہے کتنی چھوٹی کیوں نہ ہو۔ لہذا ایک راہنمائی سے پھر رکھنے کی قوت کر رہا ہو جاتی ہے اور پھر انسان تمام اس گناہوں

میں سوٹ رہے گا جیسے گاری کے بریک فیل ہو جانے سے گاڑی ہرجندہ لگ رہا کرتی ہے۔

دوسری اگلی بات

کبھی کبھی تنہا چہرہ نظر سے نہیں دیکھیں گوشہ چشم سے دیکھ کر پتہ چلے۔ کسی جیتا ہے اور یہ عمل بھی تقویٰ و حجب کرتا ہے۔ نفس کی ان شرارتوں سے بہت ہوشیار رہتا چاہیے کہ بیکار اور محبت سے کمایا ہوا یہ نور اور کسی شخصیت سے منسلک ہو جاتا ہے۔

تیسری اگلی بات

کبھی سامنے چہرہ طرف دیکھتے تو نساں نکھیں پچھتاہٹے کر پیچھے سے نہ لے ہاں یہ کسی ماحول پر نظر ڈال کر رابطہ حاصل کرتا ہے۔ نہ لے بھی اصرار کرتا چاہیے۔

چوتھی اگلی بات

کبھی مومن اپنی نکھیں تو پچھتاہٹے اور فی فی رات نکھیں محفوظ رکھتا ہے۔ ہر شیطان یہ تدبیر کرتا ہے کہ نہ لے پھینکے نساں کا لطف یا نہ لے اور یہی کی خیانت میں جھکا کر دیتا ہے اور جب ماضی کے نساں کا لطف اور تصور اس کے قلب و عقلیت سے خراب کر دیتا ہے تو دل کے خراب ہو جاتا ہے سارے اعضا خراب ہو جاتے ہیں یہ ننگہ دل بادشاہ ہے اور تمام اعضاء اس کے تابع ہیں۔ حدیث میں بھی آیا ہے کہ سانے اندر ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب اس کا لطف ہو جاتا ہے تو تمام اعضاء منسلک ہو جاتے ہیں اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو تمام اعضاء سے خراب ہواں صابر ہونے لگتے ہیں اور وہ قلب سے۔

لہذا اس حقیقت کے پیش نظر خدا سے ارشاد فرمایا

’بَعْدَ حَالَةِ الْاَعْيُنِ وَمَا تَخْصِي الضُّوْرُ (سورۃ النور) ۱۹‘

یعنی آنکھوں کی خیانت اور یہی کی خیانت دونوں پر خبر دے دیا ہے۔ دیکھو جب تم کسی نامحرم پر نگاہ اٹاتے ہو یا اس میں کئے حیاات پاتے ہو تو ہم دونوں ہی سے مانع ہیں۔ (پس ہماری

قدرت اور پکڑ سے خبردار ہو جاؤ۔

اگر وہ جس میں مہجی ہو تب بھی نامحرم جس میں عورتوں پر لگاؤ نہ اے کیونکہ حرہ منظر میں دنیا و آخرت دونوں کی رسوائی دوست ہے۔ بعض سناپ دیکھے میں بڑے ہی جس میں منقش ہوتے ہیں مگر اپنی جان نے خوف سے سمن پر ہاتھ میں پھیرتے کیونکہ اس جس میں زہر قاتل ہے لہذا اسی طرف سے حرہ منظر میں خدا کے قہر و ناراضگی اور غضب کا رمہ ہوا ہے۔ ایک حکم شیعہ و ناراض کہہ رہا تھا مشکل سے تو خدا و ناراض کہہ سکتے ہیں جس میں مل سکتا ہے؟ بند علما کی چٹنی روٹی و حرہ کی پریلی اور پانی و بہتر سمجھے اور سنی ہے۔ یہ بوجہ و چند ارکان سے جیسے سفر میں انہی چاہے نہ ملے تو ملنے کی اچھی چاہے ملنے کی امید میں اس کو ورا کریتے ہیں اسی طرف جنت میں بیچیاں اداں صادقہ سے بعد عورتوں سے بھی رہا، وغیرہ صورت بناؤں چاہیں گی۔

உயிர்

آتی کل یہ مرض اتنا عام ہو گیا ہے۔ جہاں مہی عورت کی وہاں اس پر نظر انداز کر دینے کی بجائے اس پر غلطی تصور ہوں سے اس میں سہارا دینا۔ وہ اس میں سہارا دینے میں کہ اصل عورت تھوڑی ہے جو نظر آ رہی ہے یہ تو اس کا عکس ہے۔ جس کا عکس کا ایک خوب اوقات عورت وہ دیکھے سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے کیونکہ حقیقی عورت وہ دیکھے میں ڈراؤں صدمہ چاہے کہ نہیں ہونا ماضی نہ ہو جائے نہیں ہونا وہ دیکھے میں اس جو صدمہ کی صورت میں اس فساد میں تو آدمی اور بچہ ہو سکتا ہے۔

لہذا ایسے رسائل، جہاں اور جہاں کٹھنقیبہ سے محروم ہیں، ان میں حراعت کو دیا ہے کہ جس
میں ایسی تصاویر ہوں جو اخلاق کے اعتبار سے مضر و فاسد ہوں۔

۱۲ اور کتھے ہوتے ہیں تاکہ کہ مرادیاں انہوں سے کہ ہماری آنکھیں کھولیں (کدھ) کی بجائیں

موتی میں، شامیں کی بجائے غنچے افسوس ہماری آنکھیں عداوت ہی پر پڑتی ہیں، یہ چینی اور گلاب کیوں ہیں، دیکھتیں۔

بد نظری کے نقصانات

نقصان ۱ عبادت کی عداوت کا ختم ہونا

بد نظری سے عبادت کی عداوت ختم ہو جاتی ہے اور عبادت بے لذت ہو جاتی ہے۔

نقصان ۲ جسمانی نقصان

بد نظری عداوت یعنی رخصت خد سے دور ہو جاتا ہے لہذا (الناظر والناظور الیہ) یعنی اس سے منکھوں پر غفلت پیدا ہو جاتی ہے اور ایسی حالت پیدا ہو جاتی ہے کہ نقصان بھی اُرتا محروم ہو سکے تو سیری نہیں ہوتی۔

شہر مدینہ نرم اور تھپی دھوپ میں یہ جوان عورت نہ رہ سکتی۔ ایک مسکن مرا سے اچھے میں کھو ہو گیا اور پیچھے چل پڑا۔ ایسی حالت میں کئی پیشانی دیکھ، تے تلی ہوئی سی چیز سے کھرنکی اورا کا چم ورنی ہو گیا، اس سے خوب ہنسے گا۔ ایسی حالت میں دس سالہ بچہ عدت میں آیا اور چار چار بیاں یا۔ چنانچہ اس موقع پر سوراخوں کی بات دہرائیں ہوئیں جس میں مراد عورت و گائیں چلی رہے۔
عمر ہوا۔

نقصان ۳ تفکری میں کمی

جیسے جیسے عمر بڑھتی ہے۔ ثبوت آکر رہ ہو جاتی ہے لیکن حرص بڑھ جاتی ہے اور نفس کے مقابلے میں عداوت کم رہ جاتی ہے۔ تقویٰ غفلت میں اور رہ ہو جاتا ہے۔

نقصان ۴ شرم و حیا کا ختم ہونا

کیونکہ مائیں، بیٹیاں، عورت سب ساتھ ہی جی باٹ لی دی دیکھتے ہیں تو لہذا

شرم و حیا، ادب و لحاظ ختم ہو گئے ہیں۔

تفصیل

جرم میں اضافہ

باقاعدہ Research اس بات پر ہوئی کہ اس فی وی سی کے منظر دیکھو، کچھ جرائم، حیب تراشی، نقب زنی اور بھرمانہ حملے ہوتے ہیں۔ باقاعدہ Statistics جمع کی کمی میں کہ بچہ ہالٹ ہوئے تک کتنے ایسے سین دیکھ چکا ہوتا ہے انو جوانوں نے خود دہائی تحقیقات میں اس کا اقرار کیا ہے کہ ہم ویہ چیزیں فی وی پر دیکھ رہے ہیں۔ عملی طور پر خود کرنے کا شوق ہوا ہے۔

تفصیل

پیشہ کی کمی و کثافت

- ۱) مشین کمزور ہو جاتا ہے۔
- ۲) پیشہ نے دماغی کے قدرے تے رتے ہیں اور مضمون میں مشکلی ہوتی ہے۔
- ۳) کثرت اختیار کی شکایت ہو جاتی ہے۔
- ۴) مائن کی کمزوری اس کا کمزور ہونا اور مہر نا۔
- ۵) سبق یاد نہ ہونا اور جلد بھول جانا۔
- ۶) کسی کام میں نہ مہارت، عمدہ کا رخ نہ جانا۔
- ۷) خیریت کا کم ہونا۔
- ۸) ارادہ کا پست ہو جانا۔

تفصیل

پیشہ کی کمی و کثافت

دوسرے تمام مہارتوں اور بدنگائی کے ٹنڈ میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ دیگر تمام مہارتوں و نجی مہارتوں کے بعد ناکار ختم ہو جاتا ہے اس پر جاتا ہے مہارت بدنگائی یہ مہارتوں کے کہ جب یہ مہارت ہو جاتا

ہے تو اور یہ وہ تقاضہ پیدا ہوتا ہے کہ اور دیکھو۔ کوئی کہتا تھا ہے، میری ہو جاتا ہے پانی چلتا ہے چپاں بجھ جاتی ہے۔ مگر یہ بد نظری ایسی ہے کہ اس سے میری نہیں ہوتی، اور یہ ایف مغرب بن جاتی ہے جس سے چھکارو مناظر مشکل ہو جاتا ہے۔

تفصیل

اعضا کی پرکھی

ماخروس طرف برقی بجاد و تنکھوں کا رونا قرار دیا گیا ہے۔ شہوت انگیز، غمیں سننا کا ہوس دار بنا ہے۔ رہاں سے ماخروس سے بیہودہ عقوریاں کا رہا ہے۔ اس طرح ہاتھ سے چھونا اور پادوں سے انکی طرف چل کر جانا پادوں کا رہا ہے۔

اعضا کی سرحدوں کی حفاظت ہی سے وہ ہاتھ لگائی محفوظ ہوگا۔ جس ملک کا باشندہ محفوظ نہیں اس کا بیڈور رکھی محفوظ نہیں ہوگا۔

تفصیل

لپٹنے والے قتل میں حصہ

کتاب میں قتل میں حصہ ہونے کے شہوت انگیز نگاہ سے دیکھنا یہاں سے جیسے اس نے ۶۰ مرتبہ قتل کیا ہے (نقوۃ بند)

جامع الاخبار میں رسالہ حد سے مرہی ہے کہ جو کوئی اپنی تنکھوں کو حرام سے ہٹ کرے تو قیمت کے دن خدا اس کی تنکھوں کو تائب سے جودے گا۔

رسول خدا فرماتے ہیں قیمت کے دن ہر تنکھہ دے کی سوائے قتل تنکھوں کے۔ ایک وہ تنکھہ جو حریف حد میں رہے۔ ایک وہ تنکھہ جو ناخوشوں پر نہ پڑے اور ایک وہ تنکھہ جو خدا کیلئے شب بیداری میں جاگتی رہے۔

تحریر: محمد رفیع

بار بار تکرار کریں یہ گناہوں کا باعث بن جاتی ہے


اُمراء غمگینوں کو بار بار مدد استمال یا تو چرما کر مومن وہ غمگین کی چٹا چٹے کا۔ یہ تو ایک نالرمائی دھرمی نالرمائی کا سبب بن جاتی ہے۔ جیسے ایک شکی دھرمی شکی کا دھرمی بن جاتی ہے۔ بار بار دیکھتے رہنے سے قوت کمزور پرتی جاتی ہے اور پھر پچھتاہٹا شکل ہو جاتا ہے اور تمام وقت کی مایوسوں میں مدد دے رہتا ہے۔ جیسے رگڑی سے رپک فیل ہو جاتا ہے تو چرما کی حرکت کی جاتی ہے۔

بار بار ہی بدنامی گناہ عشق میں جتا رہا تھا ہے۔ ایک ہوا۔ کا نام بھی عشق و بچاں سے یہ جس
اور کثرت کو پٹ جاتا ہے تو وہ راجہ اور کثرت کو کھ جاتا ہے کی طرح عشق مجازی ہے پے عاشق و
دیہات کثرت انہوں (آپا) پر ہوا اور کثرت میں معشوق بھی ہے رات کو سو جاتا ہے۔

۔ کیا حسن خواباں دکھو، کا

بیشتر رہے نام اللہ کا

یہ مشق میری ہمیشہ یہ قلوب کو کسی مہوا پر جمے۔



خوب عبادات

بدنکاری سے اجاحت، ناپاکی اور عبادت سے روزِ رفتہ رغبت کم ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ ترکِ کی نوبت آ جاتی ہے اور خدا کے لیے ایک وقت ایسا آتا ہے کہ چھوڑ دینا اور غرت ہی پیدا ہونے لگتی ہے۔

الحمد لله

پاکستان

میرے لیے جو کہ درحق ہے اس کے پاس آ کر دعاؤں کا یہ واسطہ کاروبار دیتے ہیں

وردہ بار و مشکل سے مرے۔ مرے جوتے ہیں۔ سال جگہ پانی دہستہ نہیں جا کر تار کی آتی ہے۔ اسی طرح اورو عبادت سے جوں میں عور پیدا ہوتا ہے اُنہیں بد نظری میں مبتلا ہو جاتے تو باطن کا ستیا ناس ہو جاتا ہے۔ قلب میں وہ درد و ایذا ہوتے ہیں بحال ہونے میں بہت وقت لگتا ہے۔ بدنگائی کی علت بہت مشکل سے اور ہوتی ہے اور بہت تو۔ استفادہ و تریہ و رنی اور بار بار حفاظت نظر سے ہمارے بعد میں جا رہے ہیں وہ بار و حیات ایذا ہوتی ہے۔

خدا اور سوسے شیطان و سارا اھل دشمن قرار دیا ہے۔ آپ بتائیے کہ آپ کا دشمن آپ کو مصائب پیش کرے تو آپ سے فور قبول کریتے ہیں یا فور کھٹ جاتے ہیں کہ خدا فیج کرے نہیں اس میں رہ نہ ملا یا سوسے لیکن اسوسے سارا اھل دشمن ہمیں بدنگائی کی مضمون مذت پیش کرتا ہے اور ہم اسکو فور قبول کریتے ہیں۔ حالانکہ بھی یہ مذت پیش کر رہا ہے یہی حقیقت میں مر کا تھی مکر رہا ہے۔ بد نظری سے بعد آخرت کا خد اب قلم ہے وہ یہی میں میں نکلیں ہو جاتا ہے۔

تفصیل

روحانیت کا مطلب

روحانہ فرماتے ہیں جو شخص بھی ماحرم عورت (مذت سے ادا ہے) کو دیکھے گا تو برا قیمت اس مرد کی انھوں کو تش اور تش کی سرش ماحرم سے ادا جاتا ہے گا۔ پھر حکم خدا سے اس مرد کو تش اور تش میں پھینک دیا جائے گا۔ (جانبی احوار)

روحانہ فرماتے ہیں ابو شامہ اور عورت اپنے شامہ نے خدا کو کسی اور مرد کو نظر جزائز مذت سے دیکھے تو خدا نے جس اس پر شامہ یہ نصیب کیا ہے۔ (بھارہ جلد ۱۰۰)

حضرت علی فرماتے ہیں ایک ماوراء شخص مذت فاطمہ کے دروازہ پر آیا اور اندر آنے کی اجازت چاہی بی بی کا علم پہلے کے پیچھے چلی گئیں۔ حضور نے میں سے نہ دیا نہ اسے کیوں پر دور یا تہجد وہ مرنے سے تمہیں ہیں۔ کیونکہ بی بی زمرہ نے فرمایا "اگر وہ مجھے نہیں کیونکہ تو میں تو سے انکو ملتی ہوں اور ممکن

کے دوہرے چمن پر لگے۔ رسول محمدؐ نے یہ بات سن کر سختی خوش ہوئے اور فرمایا

اشهد انکم بضعۃ منی

تو میں تمہارے تہذیب کا ایک ٹکڑا ہوں۔ (جو راہروند)

عاشق و شہداء کے انکسار

نامہ نمبر ۱: علامہ سید محمد

رسول خدا کا ارشاد گرامی ہے کہ

جو کوئی مسلمان کسی عورت سے کائنات کی طرف پہلی مرتبہ دیکھے اور چہرہ اپنی نظر کو جھٹکے تو وہ بدعتی، سواہی، عہدہ کی توفیق، مرستہ فرمائے گا جس کی عداوت وہ محسوس کرے گا۔
عہدہ فرماتے ہیں کہ اگر نامحرم پر نکاح والی جائے تو اس کا سب سے بڑا نقصان یہی ہوتا ہے کہ
عہدہ کی عداوت قائم ہو جاتی ہے۔

عہدہ نقدی میں ہے جو محسوس بھی ہو جو اس کے قہقہے کے میرے حوت سے اپنی نظر و
(نامحرم سے) پھیرے۔ سب سے پہلے اس میں اس پر پتہ ایمان داس کا جسکی مذمت وہ اپنے دل میں
محسوس کرے گا۔ بعد حلاوت نہ لی لہذا

نامحرم سے عشق کرنا، عشق نہیں بدعت ہے

سو نامحرم فرماتے ہیں کہ کوئی نامحرم بصورت سے عشق کرنا دراصل عشق نہیں بدعت
یہ سب فساد مذمت کے لئے ہے۔ یعنی عہدہ کے قہقہے وہ سب سے پہلے میں اس لئے سب
یہ مستحق ہجری ہے۔ اگر عہدہ وہ طے تو سب عشق نامحرم کے راستے نکل جائے۔

شیخ سعدی نے بھی اپنے اشعار میں عشق کا ایک اچھا نقش یہاں سے عشق باری کی پہاڑی
عام ہوئی تھی تو عہدہ کی طرف سے قہقہہ جو کہ مذہب یا کہ رنگ و رنگی کے غم میں عشق و عشق سب
بھول گئے۔

جہاں تھساہی شہداد عشق
کہاں درمہر عشق رزد عشق

حالاتِ ایمان کی نشانی

جو فقیر اللہ کی یاد میں مست رہتا ہے وہ مخلوق کی محبت نہیں دیتا، محبت ایسے اسے خود دیکھتا ہے، پہلی کو نہیں دیکھتا، پہلی کو تک دینے والے کو دیکھتا ہے۔ دوست کو نہیں دیکھتا، جس نے مالداروں کو مال دیا ہے اس مالک کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ غرض دوسرائی کائنات سے مستغنی ہو جاتا ہے۔ ساری کائنات اس کی نگاہوں سے گرجتی ہے۔ چاند سورج جیسی شیطوں و ظلمتوں کو نہیں دیکھتا اور نامعلوم سے نظر پھانسنے کی کو قوتیں سمجھتی ہے۔ نہیں رمت کے بحر اس پر گہاؤ کرنا رہی ہے حیاتی اور کثرت کی بات ہے اور شرفیت کے خلاف ہے۔ جب جو فیصلہ کر لیں کہ ہم شریف بننا چاہتے ہیں یا غیبت۔ جو نفس سے مفلوج ہو کر بار بار گناہ کرتا ہے وہ شریف نساں نہیں ہے یونکہ انسان کا نفس خواہ ایک فنڈ ہے رخسار ہے۔ ہوتا انسان کی اتنی فضیلتیں رکھنے کے وجود بار بار گناہ میں مبتلا ہوتا ہے۔ جب تک نظر پرانی تکلیف نہ اٹھائے، خدا سے محبت اور تپا محضی موت کا عملی بار اٹھائے گا۔

ایمان کی مشاس کی پانچ علامات بتائی گئی ہیں

① طاعت میں لذت محسوس کرنا

② ذکر و طاعت کو تمام خواہشات نفسانی پر ترجیح دینا۔

③ اللہ اور اس کے رسول کی رضا سے مسکند و برطنت و خوشی خوشی پر اُشت کرنا۔

④ مصائب کے سخت ٹھونک دینی حالت۔

۵) ہر حال میں خدا کے فضل و تقدر سے فیصلے سے خوش رہنا، تنگی، برفانی، بھرت، مرض، خوش، تنگی ہر حال میں اپنے مولا سے راضی رہنا۔

بہ کوئی شخص یہ سمجھے کہ گاؤں و دیہات بڑا مشکل سے یونکہ ہر طرف سے پریشانی اور غم پائی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جتنی پریشانی سے جتنی ہی عداوت ایسا ہی فریاد ہے۔ نگہ پوئے اور عداوت یہاں لے لیجئے۔ مشکل سے تو یہ ہوا ہی مر بھی تو مٹا ہوا ہے۔ جب اللہ اپنی نگہوں کی مناسبت سے اس کو توبہ سے یہاں کی مناسبت سے لے لے۔

طاہر الایمانی کا تجربہ کہیں کیا گیا ؟

نظر کی عداوت پر عداوت یہاں کا لہجہ دیا گیا جبکہ بہت سی دوسری بڑی بڑی عداوت پر یہ عداوتیں کیا گیا اسکی ایک وجہ یہ ہے کہ نظر پوئے سے دل و طہیف ہوتی ہے اور وہ جسم کا بادشاہ ہے اور جب بادشاہ و محرم دور سے جائے تو اس کی عزت و ریاء و ہونہر چاہت۔ نگہ پوئے سے جسم و تکلیف میں ہونے لگیں اس تڑپ جاتا ہے لہذا یہاں عداوت پر لہجہ بھی ظہیر عطا فرمایا گیا۔

روایت میں غلط عداوت لگی ای وجہ سے یہاں کہ نگہ پوئے سے جس شخص و انتہائی رواہت محسوس ہوتی ہے۔ لہذا اس رواہت کا عداوت (مساں) ہے۔ نزدیکی چیز کا برقرار طبعی چیز کی خوش ہوتی ہے۔ حضور اکرمؐ اپنی امت پر نرم فرمایا کہ چاہتے تھے نہ جنت برداشت کی توبہ کا صلہ یہ ہے کہ یہاں عداوت میں چاہتے۔ یہ رحمت معاشرے کا نہیں جانت ہے۔

ایک دفعہ ایک شخص نے کسی عام سے سامنے پر نگہ پوئے سے ملنے میں پٹی ہے ہی کا ظہر دیا اور کہا یہ عداوت اتنی پختہ ہوئی ہے کہ چھاتی نہیں ہے۔ عام سے پوچھا کہ یہ بتا ہے کہ نہ دیکھتے سے اس کو تنگی یا رنگ پریشانی رکتی ہے۔ اس سے کہا۔ دیکھتے پتہ چند منٹ کی حسرت رہتی ہے، اس کے بعد پر سناں رہتا ہوں اور دیکھتے کے بعد ہی اس تک بے چینی رکتی تو عام سے فرمایا کہ

اب آپ خواہ فیصلہ کر دیجئے کہ کئی دنوں کی مصیبت بستر سے یا چند منٹ کی تکلیف۔

نامہ پیر حمزہ : گریب صوفیوں کی طہارت کے بارے میں

حدیث قدسی میں ہے کہ خدا فرماتا ہے ااعداء مکسرة القلوب

کہ میں توڑنے ہوئے دلوں کے قریب ہوں

انگلیوں کو بدنگاہی سے پھانے میں اس کی آراء کو توڑنے سے دل ٹوٹ جاتا ہے اور اس عمل سے

عدو کا قریب حاصل ہوتا ہے جو نہ راز و افشاء اور اذکار سے بھی حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔

۔ نہ میکدے میں نہ خانقاہ میں ہے

جو تھکنی دل جاہ میں ہے

نامہ پیر حمزہ : شہادت معنوی و ظاہری

مومن نے اپنی کاموں کی حفاظت کرے تو جہاں نفس کی برکت سے سے شہادت معنوی عطا

ہوتی ہے۔ جیسا کہ بعض روایات سے بھی یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ بعض ایسا صاحبین بھی اس

فضیلت میں شہداء کے ساتھ شریف ہیں۔ لہذا مجاہد و نفس جو جہاد اکبر ہے اس میں مرنے

والے کو بھی معنوی شہید سمجھیں گے۔

۔ خیرے غم کی تپ سے ہوں میں بھل

شہادت نہیں میری معنوی فخر

نامہ پیر حمزہ : صوفیوں کی طہارت کے بارے میں

صاحب جن خدا کا راستہ جس تیزی سے طے کرتا ہے وہ یہ صاحب جن نہیں ہو سکتا لہذا جب

مومن اپنی نگاہ کو بار بار پھیلاتا ہے تو نفس کو بہت غم ہوتا ہے اور اس کی مدد کی برکت سے وہ روحانی

ترقی کے مدارج تیزی سے طے کرتا ہے۔

نقص چہرہ : فیہ ضلالتی فی حالہ حیا

جب خد کی غی کو بطور پرہیزی تو، وکڑے کڑے ہو گیا جس کے متعلق صابر رحمہ سے فرمایا کہ وہ عہد شوق سے کڑے کڑے ہو گیا تاکہ تو حق اس کے باطن میں بھی داخل ہو جائے۔
ہیں جسے مومن تکھوں وہاں دہنا محرموں سے پھیلتے نشت کرتا ہے اور اس کو جسی مذمت لینے سے روکتا ہے تو یہ کام نفس پر بہت ناوار کرتا ہے اور اس عبادت کے صدقے سے کڑے کڑے ہوتا ہے اور عہد کا نور اس کے دل کی گہرائی میں داخل ہو جاتا ہے اور یہ بہت بڑا مقام ہے۔

نقص چہرہ : جولا کھڑا کھلب کھلب حالہ حیا

کافر کی عوار سے تو یہ عہد شہادت نصیب ہوتی ہے اور عہد بد و ختم ہو جاتا ہے اور نفس کو اس عبادت میں یک دم بہر کرتی ہوتی ہے جسکی ہی آرزو ہے کافروں سے جہاد و جہاد و جہاد اور نفس سے جہاد کرنے کو جہاد اکبر فرمایا ہے۔

جہاد اممہ میں جسے مومن شہید ہوتا ہے تو اس کا خون، پائے پاؤں و بھی نظر کرتا ہے پس حواشیات نفسانی کی راہ پر ہر گز نہیں دیکھتا۔ یعنی یہ تمام رُغمہ (خدا راں) کُچھ مخلوق خد کی عبادت سے پوشیدہ ہیں مگر حق تعالیٰ کے علم میں ہے کہ ہمارا یہ بد و بے نی رُحمہ میں کس قدر زیور رہا ہے اور رُحمہ پر رُحمہ دس پر ہمارا رہا ہے اور سینے کے یہ رُحمہ میدانِ حشر میں آفتاب سے ریختہ و تمحوں کی صورت میں روشن ہوں گے۔

نقص چہرہ : فیہ دلالت بر حب گہنے لگا ساجد و ساجد

مجاہدات سے اس برہم ہو جاتا ہے اور ایسے ال میں نورِ حرایت کو جذب کرنے کی صداقت حاصل ہو جاتی ہے۔ اگر صرف عقل ہی سے ایمان کامل کی دست ملتی تو حد نفس پر محدود کی تکلیف

یوں واجب کرنا۔

وَالَّذِينَ حَافِظُونَ أَيْمَانَ اللَّهِ لَهُمْ أَجْرٌ كَثِيرٌ (سورہ شوریٰ آیت ۱۹)

وہ جو اللہ کے وعدے کی حفاظت کرتے ہیں ان کے اجر میں بڑا اضافہ ہے۔

لاکھ پیر : چھٹے باب

جب بد اعمالوں نے تقاضوں پر اپنا ملک حقیقی کے خوف سے میرا کتا تو اس کے اس میں ترقی کا نور پیدا ہوتا ہے جو اسے جنت میں لے جائے گا۔

وَالَّذِينَ حَافِظُونَ أَيْمَانَ اللَّهِ لَهُمْ أَجْرٌ كَثِيرٌ (سورہ شوریٰ آیت ۱۹)

(سورہ شوریٰ آیت ۱۹)

جو شخص اپنے اللہ کی خوشنودی سے پاک رشتہ کے اس خوف سے کہ اس کو ایک دن حق تعالیٰ کے سامنے غائب ہو جائے اور اس کے لئے جو نیک اعمال ہو گئے۔

لاکھ پیر : چھٹے باب

بدنامی سے نکھوں میں بے رشتگی اور غم سے پیدا ہوتی ہے جس سے چہرہ اب رشتہ اور نور معلوم ہوتا ہے اور بے رشتگی پیدا ہوتی ہے جس کے متعلق بندوں میں غیبت، سبب، نکھوں میں ایک خاص تہمت پیدا ہوتی ہے اور چہرہ پر نور ہوتا ہے۔

لاکھ پیر : چھٹے باب

مٹتی بندوں و نکھوں کی حفاظت کرتے کرتے ایسا حال در آئی روحانی قوت پیدا ہوتی ہے کہ بقول عارف کامل بے رشتگی کا نور ہوتا ہے جیسا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو اٹھائے تو بھی وہ اپنی شمع بھر پر غم سے گئے گا اور اس کو ایسے دے گا کہ وہ اس کا نور ملے گا۔ جس طرح اس کے نکات سے شمع بھر کو روشن کر کے گا۔ انکھیں بھی ہوں گی مگر پوری طرح جلتا ہوئی۔ جس طرح کسی پر پانی کا مقدمہ ہو تو اسے ساری دنیا

دھندلی اور بے رونق نظر ہوتی ہے۔ مگر والوں کو بھی قیامت کے فیصلے کا خوف پھیلی ہے بھی زیادہ ہوتا ہے۔

تاکید فرماتا : انسان کو خود کو بچانے کے لیے

جب تک خوشامیثی میں تار و دار نہ ہیں ایسے تار و پھیں، کیونکہ خواہشات نفسانیہ جدا کے دروازے کے لئے مٹائی قفل ہیں۔ بعض حصہ سے منہ ہے۔ کیونکہ جتنے زور سے دھندلی پر ٹکواؤ اسی قدر وہ پر ہند ہوتی ہے کی طرف غصہ کو اس کے لئے قاتل ہے۔ وقت جس قدر زور سے ادا کے کی قدر خود کی طرف سے بددی و قرب خط ہوگا۔

تاکید فرماتا : انسان کو خود کو بچانے کے لیے

بد نظری سے حفاظت کے اسی لئے طور پر تنہا تار و داروں میں سے ایک دروازہ بند کر دیا جاتا ہے۔

تاکید فرماتا : انسان کو خود کو بچانے کے لیے

حفاظت نظر کے کی ضرورت کا مہر ہے۔

تاکید فرماتا : انسان کو خود کو بچانے کے لیے

حفاظت نظر کے رعب سے معاشرت وہ لطف ہائی سے پر حراف ایسے شخص کے جو بد نظمی کرتا ہے اس کو نہ صرف انصاف سے ہی ملتی ہے۔ کیونکہ انکسین جنی چیز اس سے مانوس ہو جاتی ہیں اس بھی ایسی چیزوں سے مانوس ہو جاتا ہے۔

تاکید فرماتا : انسان کو خود کو بچانے کے لیے

حفاظت نظر سے ررق میں وسعت دروازہ کی خوش نصیبی عیب ہوتی ہے جب کہ بد نظری سے ررق کی تنگی دروازہ کی حرمان نصیبی جس کی اس میں حق ہوتی ہیں۔

لائسنس نمبر ۱۶ : غریبوں کی خدمت کی روشنی

حفاظتِ نظم سے کنی عبادت کی توفیق عیب ہوتی ہے جب کہ بسا اوقات بد نظری سے عبادت کی توفیق چھین جاتی ہے جو بڑی مصیبت ہے۔

وما عفت العجز والاس لا لبعث و لا (سورۃ البقرہ، آیت ۲۵۱)

جس اور سان و مٹنے عبادت کی جتنے پیدا کیا ہے۔

لائسنس نمبر ۱۷ : انگلیسوں کی خدمت سے غفلت کی روشنی

رسول خدا فرماتے ہیں

یعنی یہ کہ قیامت کے دن رائے کی گمراہی کو جو خدا کی راہ میں اپنی جان کا پیسہ سے بند رہے اور وہ جو خدا کی روش میں چلتی رہے اور وہ کہ جو خدا کے خوف سے روئے گواہ میں آسے صرف کھلی کے سر کے برابر ہی نکلا ہو۔

لائسنس نمبر ۱۸ : غریبوں کی خدمت کی روشنی

یوں کہ نامحرموں کی طرف نظر نہ نہایت حنفی سے موقوف ہے لہذا حفاظتِ نظم سے حفاظتِ حنفی بھی ہوتی ہے۔

لائسنس نمبر ۱۹ : غریبوں کی خدمت کی روشنی

جب مومن یا مومنین ہر بار اس نکاح سے خود و بچہات میں اور اس بچہ کی مشقت کو برداشت کرتے ہیں اور قلب و جگر تنہا رہنے کی مدت لینے سے راکتے ہیں تو یہ کارِ نفس پر سخت ناچار ہوتا ہے اور اس عبادت کے صدقات سے غفلت نکڑے ہو جاتا ہے اور اتنا ہی دین میں حق تعالیٰ کا نور گہرا ہی میں داخل ہو جاتا ہے۔

میں ناراض فرماتے ہیں کہ لوگوں میں جیسوں کے بالوں کو تو تم دیکھ کر پوچھنے ہو رہے ہو

آخری انجام سب کا یہ ہوگا کہ جب وہ بوجھ سونے تو چھپکی زمین سے مدد چھتی مدد معلوم ہوتی۔
 جو محبت ثبوت اور غم سے بٹھتی ہوتی ہے اور کایا ہم ہمیشہ دوست اور غمت ہوتا ہے۔ رات دن
 اسکے تجربات دوس کا مشاہدہ میں ہمیشہ دوس میں اس عشق کے جذبات ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔
 مر جھالے والے پھووس سے دس لگا دوس وایک ان سرور مر جھالے پاتا ہے۔ یہ تو صرف
 عاشقان حق کا مقام ہے کہ ان کا عشق راہِ بروردی رہتا ہے۔

کلی بود ہو فی شباب و... میں بہت مر

ان کی تو ہر دن ایک نئی شان ہوتی ہے

اور جوانی بھارت و... کیجئے سے پھالے سکو بھیت اسے انی جاتی ہے۔

کسی غامی پست کرباں اپنی زندگانی و

جوانی کرباں اس پر جس سے دی جاتی و

لاکھ ہیرا : لاکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

سو ہمارے فرماتے ہیں کہ شانی تی پر جب گل آجاتا ہے تو اس کو چینی سے کاٹ دیتے
 ہیں جس سے روشنی اور بڑھ جاتی ہے اسی طرح اس کی نافرمانی کی برائی جو مشقت کو اُتر
 اسد حق کی محبت کی چینی سے کاتے ہوئے تو تیار ہے ایسا ہی روشنی دور۔ بڑھتی رہے گی۔
 نظری حاکم کرے نفس و حرمت مشقت کی رُوت پر اسد کی محبت کی تو رچا کر دیکھو کہ ایسا
 کہاں سے کہاں پہنچتا ہے۔

بہ نظری کا علاج

طرز ہیرا : حلالیت کی ہے کٹائی

زیادہ سے زیادہ مومن ایسی جگہوں سے بچے کہ جہاں نامحرم عورتوں پر نگاہ پڑ سکتی ہو۔ اس سے

رسول خدا کا ارشاد اُمّی ہے۔ ایا کم و الحلوں بالطرقات۔ رستوں پر میسے سے بچو
لوگوں نے کہا یہ دوسرا کام کافی کے لئے تو ضروری ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا تھا تو
رستوں کے حقوق ادا کرتے رہو سبوں سے عین یہاں ہیں؟
تو آپؐ نے فرمایا وہ ہیں۔

لے غص البصر نکالیں چکی رکو
تک و کف الاری کی و تکلف نہ
تک ورد السلام سلام کا جواب دو

تک و الامرو بالمعروف و نہی عن المنکر علی ما علمت منہ سے ہو
جب یہ کلمہ فقہاء نے ہزاروں میں لایا وہ پر روتا کا پسندیدہ قرار دیا ہے اور یہ بھی بہتر ہے
کہ سب سے خرم باز میں داخل ہو اور سب سے پسندیدہ۔
اس سے مناسب ہے وہ جو ان آئی کل لڑکیوں اور خواتین و عظیمہ دنیاوی کے سینے میں جو
نوشہ پڑھاتے ہیں اس سے اجتناب رہیں کہ اس سے بد نظری اور مشق مجبوری جیسے نراہ انہیں
کے ارتکاب کا امکان قوی ہوتا ہے۔

طریقہ نمبر ۲: حرکت نفس اور شہوانیت کے چاروں طرف

اور جب بھی نفس ناغرم ہو، کھینچے و تے اس کی مخالفت کرے اور نہ دیکھے اور کسی طرف ہار ہار
نفس کی مخالفت کرنے سے اس کا قاضی ہوتا رہے گا یا نہ ہو جائے گا۔

قصیدہ نمبر دو میں ایک شعر ہے کہ

نفس میں بچہ ہے مردود پتہ کی حالت پھر وہ گے تو چھوڑ دے گا ورنہ چھڑ دے تو یہ
دودھ پیتے پیتے جوان ہو جائے گا۔

طریقہ شریک : خدائے ہندو کو گنا گریں

خد سے رو رو کر عرض کرے کہ پروردگار! تیرے دشمنوں سے ہندو دے کا تو دوسرا لوں ہندو دے والا نہیں ہے اور میں سخت نقصان اوروں کا اور یہی مخالفت یقیناً خدا کی ہے وہی مشکل میں۔

طریقہ شریک : چھوٹی شریک کو گنا گریں

جو آدمی اس بنیادی سے پیچیدہ پھرانا چاہے اور اس خلوت و تنہائی میں تکیہ پر ہے عقلی و یک۔ تلاوت و ذکر یا مطالعہ کرنا یا کسی تعلیمی کام میں رُکرم رہنا سو۔ ورنہ کارِ خیر ہونے کے بعد بھی تنہائی میں رہنے سے شیطان اس میں گندے خیالات کے سمندر اور طوفان ابھانا شروع کرے گا۔ اس لئے مصروف رہنے کی کوشش اس سے محفوظ رکھتی ہے۔ ناخوش و خوش مصروف رہنا چاہیے جان نہ بخشیں۔ خدا کے پایہ بند کے امت ای خلوت سے خوب فائدہ اٹھاتے ہیں۔

حدیث میں ہے کہ نہ بے سادگی سے تہیابی مگر ہے اور نیک سادگی تہیابی سے مگر ہے۔
اس کی کواینا چاہیے جس نے دل ایسا ہے اسے اہل مہ و اہل دل بھی کہتے ہیں۔ اہل دل اصل میں وہ ہے جو ہندو خد سے ہے۔ یعنی اسکو۔ جو اس عطا فرماتا ہے۔ ہمارا اپنی پیاس کا علاج نہیں ہے۔ جو پئے اس کا ر بدھ سے بڑھا۔ کا تو کئی مناس اپے قلب میں محسوس کرے گا۔

طریقہ شریک : مجھے حق معلوم ہو کر لے کر دیں

بھروسہ لوگوں کی طبیعت کی گندگی اور تک نہیں جاتی تو نامید نہ ہوں یہ تک طبیعت کی گندگی اور بے حق خصوص پر مدد ب نہ ہوگا بلکہ بھروسہ کا ثوب ملے گا۔ بے حق خاصے پر جب تک عمل نہ کرے جو ختم باطن بات نہیں ہے چاہے تمام عمر بجاہر سے نہ تکلیف دے۔ نفس دراصل بجاہر سے خجھاتا ہے۔ اس لئے اس کی تکلیف کا حیل نہ کرے اور اپنے دل کی رز و توڑا کے نیکی صبر

خداوند تبارک و تعالیٰ۔

مثنوی میں بارہم میں ہے کہ سلطان محمود نے اس میں عظمت و یکہ نایاب اور بیش قیمت
سوتی کو پتھر سے توڑنے کا حکم دیا۔ سب نے انکار دیا کہ تاقیتی سوتی جو دربار شاہی میں نادر اور
بے مثل ہے توڑنا مناسب نہیں۔ ایسا حکم دیا اس نے فوراً توڑ دیا اور جب اس سے پوچھا گیا تو
اس نے جواب دیا۔

نکست ایاز اے بہترین نامور

اسر شاد بہتر ہمہ کار

(حضرت شاہی ضمیر یا دہشتی سے یہ سوتی)

طریقہ فیض : لکھنؤ کے شاہی حکمرانی

صرف مشق کرنے کی حالت تکھوں و دانی ہوئی۔ جیسے ہی دنی مکرر تکھوں کے سامنے
آئے فوراً ٹکا ہیں جبکہ جانتیں۔

یونکہ خدا نے تکھوں میں یہ قدرتی قوت دی ہے کہ اس وقت تک نہیں رہتا پھر جیسے ہی دنی معنی
چیز اس کے سامنے آتی ہے تکھ فوراً بند ہو جاتی ہے۔ اس کو خدا بند نہیں کرتا پھر تا۔ اس کا تجربہ ہوں
ہوتا ہے کہ ایک بکھو چھوٹے بچے کو کچھ میں کہ جیسے ہی اس کی تکھ کی طرف ہاتھ یا کوئی چیز
آتی ہے فوراً بند ہو جاتی ہے۔ کھاتے چھوٹے بچے کو تکھ بند کرنے کی تہ نہیں۔

اب اس Reflex Action کا مفاد تو یہ ہے کہ جو چیز قلب و نقصان دہ ہے اور محبوب
حقیقی و ناراض کرتی ہے اس سے بھی تکھیں رخصت ہو جاتی ہیں۔ یہ بات بھی خدا کے کرم کے
معارف ہے کہ جو چیز جسم کے لئے مفید ہو اس سے بچتے ہیں تو تکھ میں پیدا ہونے والی طور پر خود کار
اپرنگ لگاؤ کی وجہ سے رخصت ہو جاتی ہیں۔ مگر اس سے حفاظت کیلئے تکھوں میں اس خود بند ہونے
کی استعداد ہوتی ہے۔

خدا نے تنگیوں میں یہ استعداد، تین رنگی سے مہربان۔ خود تا جا رہ طور پر صورتوں کی طرف
دیکھ دیکھ کر تمہیں پھر پڑ جائے، ان قدرتی پہلوؤں کو، عید ہو گیا ہے بلکہ توڑ دیا ہے۔
یہ پیچیدگی پہلے گمراہی کے ہیں ان وہ روٹھے ہوئے اور چمکے ہوئے جیسے رات و نغمات
وہ اپنے ذاتی چیزوں سے تمہیں ارغواں بہ ہوجاتی ہیں۔

طریقہ فیسری : نمبر ۱۰ کے جوابات دیکھو۔

کسی عامہ پر رُب کا متاعے کہ کسی نہ وہ تاقہ ضا ہوے پر آ رہو ریب تجھے کے ساتھ قلب سے
 ہر اس تجھے کو پھینک دو تو خود ارحمہ، کریم اپنے بندے وہ ہر وہ اس طیف میں جگہ نہیں کر تا، ہر
 وہ ہر وہ تاقہ ضا ہوگا۔

کیونکہ نفس کی مثال چوہ ہے۔ یہی ہے کہ اگر یہ کسی طرف جائے گا قصد کرے تو پہلے ہی اس کی دُک بھگتا کرنا ہوتا ہے اور اگر یہ غلطی عیادت ہو جائے اور دُک مانتو تے چھوٹ جائے تو اس کی دہر کچڑ مر چھپنا ہوتا ہے تو اگر یہ شخص دُک بھی نہ مقصد چھوڑا دے جائے تو پھر اس کا بھگنا مشکل ہو جاتا ہے۔

طریقہ: از کتاب طب النبی ص ۱۸۱

تندو کے سے لقمہ کئے بد نظمی پیدا نہ ہوا اس کا طریقہ یہ ہے کہ درختوں کی ٹٹیاں سے یہ جانے،
میرا اب اس تصور پہنچا ہے۔ ٹٹیاں مجھ جات ہی سے دل بہ چور نکلا گا۔

قصہ بھارت

جب بد نظری کی طرف میاں ہواں وقت یہ حدیث ان اللہ حمیل و یحب الجمال
کے مضمون کا قصہ کرنا چاہئے کہ حقیقی حسن تو سنی اہل ہے تو وہ مرد کی طرف نظر میں
کرنا چاہئے۔

طریقہ نمبر ۹: سڑک ٹھہر کر سڑک کنارے پر چلیں

جب بھی دس میس یا انیس پیدائش ہو تو خوشنمیزی کہ ہمارے ارادت مدار پر چلیں اور توہ
 کریں اور خدا سے دعا کریں۔ جب بھی نگاہوں میں آتا پیدائش ہو تو فوراً ایسا ہی کریں۔ جب
 ایک دن میں بہت سی نمازیں پڑھانے کے طور پر صابون پانی تو دوسرے دن بہت سی تمنا صابون کا
 اور اس طرح بتدریج نگل جائے گا جس کے کہ جس وقت نماز پڑھ کر سڑک کنارے پر چلیں
 کہ ہمارے حریف پر یہ مصیبت ہوتی ہے۔ وقت نماز پر چلتا ہے تو ہم اسے دوسرے نہیں
 کرتے۔

طریقہ نمبر ۱۰: حوریں چھو کر فریادیں گے

دوست کی حوریں جن کا قرآن مجید میں تذکرہ بھی آیا ہے ان کا اس انعام کا تصور کیا جائے
 جن دن قرآن مجید میں یونانی ہے خود مفصلاً قرآن العظام: (سورہ رحمن، آیت ۷۲)
 حوریں جنوں میں رہنے والی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ عورت ذات کی خوبی مردوں میں
 رکے رہنے میں ہی ہے۔ دوسری خصوصیت ان کی یہ بات بھی ہے۔ "فہن لھن الطرف" (سورہ بقرہ،
 آیت ۲۵) اور ان سے کسی ساری جن نے پہلی صحبت نہیں کی اور پہلی "زواج مطہرہ" (سورہ بقرہ،
 آیت ۲۵) اور بیویاں جن سے پاک ہیں ان کا نہیں الباقوت والمرحان (سورہ رحمن، آیت ۵۸)
 گویا بوقت ہر جان میں یہ ایک بیوی جو پاک و صاف ہیں جن سے ان کی
 گندگی سے دور ہیں، نکاح میں چلی ہوئی، ہم میں میں رہنے والی ہیں اور کسی جن سے نہیں
 آج تک لمس نہیں کیا، خوبصورتی میں یا قوت و مہم جوں کی مانند ان اوصاف کا تصور کریں اور
 ذرا حد کی کثرت و مستحضر کریں، انشاء اللہ ظہار کی سے حفاظت ہو جائے گی۔

طریقہ نمبر ۱۱ : کانوں کی بھی حفاظت کیجئے

یونکہ مختلف طریقوں نے ذریعہ ثبوت اور عملی ہے مثلاً کانوں کے ذریعے بھی اس قسم کی باتیں پہنچتی ہیں اسی لئے جس طرح آنکھوں کی حفاظت نہ کرنی ہے کانوں کی بھی نگہداشت ضروری ہے کہ ایسے قصبے اور کہانیاں یا حکایات نہ سنے، ایسے مقام پر نہ جائے کہ جہاں گانا بجا رہا ہو، ناخرد عورتوں کی آغوشوں سے اور جسمی جھڑپوں سے تو بیوی کی میر سو جوانی میں اس لیے لذت سے سوچنا بھی حرام قرار دیا تھا۔

طریقہ نمبر ۱۲ : غصہ نہ پھیلے وقت احتیاط لگائی

راستہ چلنے سے پہلے اس کا راہ دیا جائے۔ راستہ چلتے وقت ناخرد پر گمان نہ کرے گا اور راستہ چلتے وقت اس پر غصے سے عمل نہ کیا جائے اور راستہ ٹھہر سونے پر اس کا پرہیز کیا جائے یا غلط چل رہا ہے نصیب ہوا یا نہیں۔

طریقہ نمبر ۱۳ : دیکھائی میں مشغول نہ ہو

راستہ چلتے وقت، تھوڑی سی دیکھائی جائے اور راستہ ہی ایسے کوئی معلوم مقرر کیا جائے۔
 لا الہ الا اللہ کا دہرا کرے۔

طریقہ نمبر ۱۴ : اپنی باتیں نہ کہہ کر گریں

اگر ناخرد پر نگاہ نہ رکھی جائے تو فوراً نظر نیچی کر کے اپنی باتیں نہ کہے اور ناخرد پر ناظر رہے اور جب تک اس اور نظر پاک نہ ہو ماں کا قصہ نہ بانی رہا جائے۔

طریقہ نمبر ۱۵ : غصوں سے بچ کر مسرور گریں

اگر جہاں وہ جوڑا رستہ نہیں کی وجہ سے دیکھے کے نظر اٹھائی جائے تو فوراً نظر نیچی کر کے جہنم کا قصہ نہ بیا جائے اور سوچ جائے کہ اس کی سر میں آنکھوں میں پسینہ بھر جائے گا۔

طریقہ نمبر ۱۷ : مسدودیں

جب بدنامی ہو جائے بطور مانتا آتی رقم صدق کریں جو شمس پر شاق ہو۔

طریقہ نمبر ۱۸ : چھوٹی برکتیں لکھ کر

اگر راہ چلتے وقت نکالیں نیچی رکھ کر پٹ اور دھوا کر محرموں کو دیکھتے وقت نکالنا۔ اسے محفوظ رکھیں گا۔ شیطان جب مردود ہوا تو اس نے کہا تھا

لَا فَعْدَنَ بَعْدَ صِرَاحِ الْمُسْتَفِیِّ فَنَفَ لَا یَبْهَمُ مِنْ نَبِیِّ بَدِیْهِمْ وَمِنْ

خَلْقِهِمْ وَعَنْ اٰیْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ ۝ سورہ الاعراف اب ۱۰۰

میں (سورہ اور بے نیکی) تیرے سیدھے راستے پر بیٹھوں گا اور پھر اس کے پاس آؤں گا اس کے سامنے سے پیچھے سے اور اسے اور اس میں سے (انکو بگاڑوں گا)۔

چار کتب شیطان نے بتائیں اور کتب حق میں اور نیچے چھ صحن علم کا یہ کتاب ہے کہ اکثر گناہ انہیں چار مستوں سے ہوتے ہیں نیچے کی کتب، صورتیں یا تو اوپر اچھے رکھ لیا نیچے اچھے رکھ کر مکر و دھوکہ چلنے میں اُتر جانے یا انہیں شمس چھ پر جانے کا ٹھکانہ ہے اسے بھات نیچے کی ایک شق معین ہونی کہ نیچے دیکھ کر چلیں۔

طریقہ نمبر ۱۹ : مسلسل ذکر شمس کرتے رہیں اور کتب پر دست نہ لگیں

جب بندہ ستر پر مسلمانوں نے غصہ کیا تو مسلمان سپاہیوں سے ایک مندرجہ برویک کہ ۹۰ سالہ جو خدا برکت پر جا پاٹ کر رہا ہے۔ سپاہیوں نے کورنگالی اور کہا کہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاؤ ورنہ اسی کوار سے دو کلمے کر دیں گے۔

برہمن نے کہا : حضور شریعہ

سپاہیوں نے چرتا صائے کلمہ یا تو اس نے کہا حضور ۹۰ برس کا راجہ دل میں سے نکلتے

نکلتے ہی نکلے گا، راہی، میری جیسے نکل جائے گا؟

لہذا بہت نہ ماریں سو سکتے ہیں کہ اتنی جلد میں مرض بدنگاہی سے چھٹکارہ دے سکیں رفتہ رفتہ یہ
نفاضا ضعیف ہو جائے گا اور قابو میں آجائے گا ورنہ یہ نکلے گا اور موقع پر صرف ہوگا، اب موقع
متحرک نہ ہوگا اور یہی مطلوب اسلام ہے۔

دس میں نامحرم کو گناہات سے دیکھتے ہیں کہ وہاں پید ہو رہے ہیں، انہیں بھی تو مہل ہے اور یہ
حیالات تو پیدا ہوتے ہی رہیں گے، ابھی شہرت ہو گئے ہیں ان کے شانے پر ٹھہر نہیں کرنا ہے۔
ادھر اُن کو کرے کہ میں نامحرم پر یہ کی گامیوں، تہوں تو کوئی غرض بات ہے؟

ہمارا عرفیت و پند مہل کا جوئی کرے تو کیا مہل ہے؟ لطف و مہل تو یہ ہے کہ نہ اور نہ ہو سکیں
اپنے آپ وہ وہاں نہ ہو سکتے ہیں اور مسلسل و شش کر کے اپنے آپ وہاں نہ ہوتے ہیں۔

طریقہ چہارم: نامحرم سے

حد۔ حد رسالہ میں ہے کہ نامحرمین کا ہتھیار ہے۔

تو ہر صورت میں ہو رہے ہیں۔ ان سے بدنگاہی اور نہ مہل سے نہ ہوں گے۔ شیطان
جب نامحرمین کے کلمات آجائے پس نہ مہل سے نہ ہوں گے اور نہ مہل سے نہ ہوں گے۔
ہوگا۔ آج ہی سے مہل نہ رہے، یہی ہے اثرات آپ خود محسوس کریں گے۔

نہاں جسے چاہے تو یہ نہ رہے کہ نامحرم عورت پر گناہ ہے کہ تو اپنے دل و سولے والے
کی محبت اس میں محسوس نہ کرے گا یا اور بہت ہو جائے گی۔

طریقہ پنجم: نامحرم سے چہار گناہات چھٹکارہ کرنا

نامحرم سے ابتدائی بات چیت و غیر مہل کا پیش ہوتا ہے۔ بندہ اس میں شرارتی سے
احتیاط ضروری ہے کہ کسی چشمے کی ابتدا، اور مہل کی سلائی سے بھی بند کر سکتے ہیں۔

جسکی پروردگار حرام سے سرزدی اسرائیل تیت نمہ ۳۲ میں فرمایا

ولا تقربوا الزمی (رہنے کے پاس بھی نہ جانا) یہ نہیں فرمایا کہ لا تقربوا الزمی (رہنا نہ کرنا)

پاس بھی نہ جائے سے ہمارے مقدمات راجح ہو گئے ہیں مثلاً زنی نکاح و زنا، خلوت میں نا محرم کے ساتھ بیٹھنا، اس وقت تک کھانا نہ کھانا جو کہ اس مقدمات کو حرم نہ کیا ہوتا تو وہ اس میں پروہی سے کام لیتے اور بچہ ن مقدمات میں ہمیں نہ پہن مشکل تھا۔ مرن سب سے نہ راہ ہوتا تو وہ بھی نہ کیا کہ دریا میں نہ گنا، دیا اور ہم سے کہہ رہے ہیں کہ جودارتیے نہ ہونا۔

طریقہ نمہ ۱۶: نا محرموں سے غیر ضروری نکل کر دل کا دل لگنا

جس نا محرم کی طرف جذباتی میل ہو نکل محبت و میل جوں فور ترک کر دیا جائے۔ خاموشی و باطنی ادوری اس سے اختیار کر لی جائے۔ خاموشی ادوری یہ ہے کہ اس سے نہ ہونے کی اور کام میں پرانے اور اسکو، یقیناً یہ اسکا تذکرہ اور اسکا تذکرہ دینی سے سنو۔

باطنی ادوری یہ ہے کہ قصد اسکا تصراہ میں نہ آوے۔ اگر حویلی چاہے تو کسی کام میں نہ مل جاوے اور دماغ سے جھٹک دو۔ اگر حد میں مشغول ہو جاوے اور موت کے بعد کی زندگی کا سوچو انشاء اللہ یہ جذباتی جھکاؤ دل سے نکل جائے گا۔ اس طلاق و اختیار نہ رہے تو بقیہ دینی کی نظر سے رہیں۔ جدا رہا مکی تجرے کا نفع دیکھ فرامیں۔

طریقہ نمہ ۱۷: نا محرم سے چھوٹی عمر کی عورت کے ساتھ گھر میں

اکثر علماء نے نا محرم کے ساتھ بھی خلوت جس میں کوئی واسطہ نہ ہو سکے جرم مقرر دیا ہے باوجود یہ کج کاری کے کہ اگر نا محرم کے قتل سے بچائی جائے تو بدکاریوں اور مکاناتوں سے نہ بچ سکے گا اور بک تھمت سے بدنام کرتے رہیں گے اور کمر سال اپنے نفس کی شرارت سے بچائی بھی جائے تو بھی تعلق کے لئے اس سے سلامت ہیں رو مکتا۔

سیر حاصل مثال مشہور ہے کہ جہاں کچھ ریہہ ہوتی ہے وہاں ہاتھی بھی پھسل جاتا ہے اور پھر
 پہلی کانبر بھی آتی جاتا ہے۔

طریقہ نمبر ۱۲۶ : چلنے والی

رسول خدا نے اپنے ایک صحابی عکافہ سے فرمایا
 اے عکافہ تم نکاح کرو اور تم قصاص میں رہو گے۔ اس حدیث کے شراب میں آپ
 نے یہ بھی فرمایا تم میں سے سب سے بڑے وہ ایک ہیں جو بغیر بیوی (اشہد) کے ہیں اور
 عکافہ کو نکاح نہ ہونے کے جب شیطان کا بھوکا ہو جائے اور صاحبین پر شیطان کا سب سے بڑا
 تھپہ دھڑکتا ہے (پھر عکافہ نے نکاح کر لیا)
 جبھی رسول خدا کا ارشاد ہے جس شخص نے نکاح کر لیا بیشک اس کے نصف ایمان حاصل کر لیا
 اور باقی نصف ایمان اپنے اللہ سے ذرا رہے۔

طریقہ نمبر ۱۲۷ : نفس پر قابو رکھنا

مثلاً ایک بھائی کا وہاں اسے پرہیزگاری نہ ہو اور وہ بھائی کا یہاں سے جھگڑا ہو جس پر اپنی
 حیثیت کے مطابق شاق گذرے۔ اتنی یہ صوبہ میں ہزاروں کا یہاں سے اس دور سے رکھوں گا
 کسی اس غصہ پانی نہ دیوں گا۔ کسی مدد دہانی سے تاکہ اسکی حقارت کے خوف سے اس کو نہ
 کرے۔ جب نفس یہ دیکھے گا کہ اس کا اس طرح سے اسے اتنی مدد دہانی پڑھنا پڑھانی میں تو پھر وہ
 خود مجبور کرے گا کہ یہ سہاوت ہو کہ ہمارا کار پر صاف ہو نہ ہمارا نفس پر شاق گذرتا ہے۔

طریقہ نمبر ۱۲۸ : عورتوں کو گناہ کرنے سے روکنا

جس طرح بچہ اپنی ماں سے پٹ کر رہتا ہے۔ اس کوئی اس سے ماں کی گواہی نہیں چاہے تو بچہ
 دونوں ہاتھوں سے ماں کی گردن کو پکڑ لیتا ہے اور اپنی چوری طاقت سے ماں سے اور چپے جاتا

ہے کہ کوئی ماں سے جدا نہ کر دے۔ لہذا جب بھی سُرور کے اسباب پیدا ہوں تو اپنے قلب و جاں سے اللہ کی طرف متوجہ ہو جائیے اور یہ کہنے کہ اے اللہ مجھے پیس پیس چٹکیں مجھے اپنے قرب سے دور نہ کرنا چاہتی ہیں۔ جب بچہ چلا تا کہ وہاں جانتی ورنی کا دیتی ہے ایتہ پھر بھی ماں کی کوا سے بچے کو چھوڑا جاسکتا ہے کیونکہ ماں سُرور سے نکلنے بعد ہی خدا عمت کی کوا سے وئی نہیں چھوڑ سکتا۔ اللہ سے دور نہ کرنا چاہیے کہ ایسے مدتی ہے۔

میتے کہ پروردگار میری عمر کا ستا حصہ ان خرافات میں ضائع ہو گیا میرے مٹا ہوں سے مجھ کو نقصان پہنچا آپ اپنی رحمت سے ان سب کی مدد فرما دیجئے اور آئندہ بھی مجھے اس مٹاؤ میں مبتلا نہ ہوئے سے بچا میں۔

رحمت خدا جوش میں آتی اور پروردگار کی پشت پناہی سے ایشا مٹا اس مرض کا خاتمہ ہو جائے گا۔

طریقہ چھٹا : شکر کے ساتھ دعا کرنا اور گری

طریقہ سوہنے کہ جس وقت میں رنی نکاؤں رہا ہوں اس وقت بھی خدا کی قدرت کا بار مجھے اکیڑی ہے اگر ہی وقت مذہب کا فکر ہو جائے تو مخلوق میری رسوئی کا تہا شدہ نہ ہوتی۔ مگر اس خدا کے علم و کرم نے مجھ سے انتقام نہیں لیا۔ اس طرح کے خیالات کا قصور رہتا رہا ہے اور خدا سے اسی وقت توبہ کرے اور نکا ہوں کو ہٹا لے۔

طریقہ چھٹا : شکر کے ساتھ دعا کرنا اور گری سے نکل کر دل میں اللہ کی گری

دل میں دی جاتی ہے کہ دل میں مجھ کے ساتھ جو فرسٹ کلاس کے اپنے بٹے ہوتے ہیں جو نہایت شاندار ہوتے ہیں، جنہیں بھی مٹا ہوتی ہیں اس کی سے ساتھ قرآ کلاس اب بھی ہوتے ہیں۔ جنہیں پہنی ہوتی ہیں سہرا و جیسے نیکن اُمر صحیح طور پر نہیں سے جڑے ہوتے ہیں تو جہاں فرسٹ کلاس کے ذہن پہنچتے ہیں وہیں قرآ کلاس کے اب بھی پہنچ جاتے ہیں اس اسی طرح مٹتی و صاف فرما اور علمائے حق کی صحبت و تعلق سے اُمر کا مین میں۔ بھی ٹھانے گئے تب بھی

تا جس میں تو ضرور اٹھائے جائیں گے۔ ایسے مشقی مصاحبین سے تعلق رکھنا کبھی نتائج نہیں جاتا۔ اس ضمن میں یہ ہے کہ مستقل بنیاد پر تیار رہے۔ مسلسل صحبت سے حیات ایمان اور سلامت مع لہ پیدا ہو جائے گی۔ جیسے اسی دن حرفی کے پردوں میں اندر رہے تو اس میں حال آجاتی ہے۔ پھر وہ خود چھٹکا توڑ کر رہ جائے گا۔ یہ تسلسل ٹوٹا رہے تو اس تسلسل اور تسلسل کی سے غم۔ میں جہاں نہیں ہے۔ اور کبھی یہ پتہ پڑا نہ ہوگا۔ اسی طرح تفتی مصاحبین کی صحبت اس وقت ضرور ہے۔ جب تک مسلسل یہ سلسلہ بدلتا رہے۔

اس میں ٹیڈاں ایک یہ ہو گا کہ دیکھئے کہ کبھی یہ کسی۔ مطلق کا عقیدہ ہو گیا تو یہ بھی درست ہو جائے گا۔ لہذا یہ سلسلہ سے بدلتا ہی پیدا کرنا ہے اور جتنا ہے کہ کبھی اب پہلے جیسے حال کہاں رہے آجکل تو اس یونانی نام کے ہیں۔

لیکن یہی آدمی جب جسمانی طور پر رہا ہوتا ہے تو یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس دنیا کے کامل ترین special st اس کی وائے کیونکہ جوت پیدا ہوتی ہے تو قریب جوتا نکلتا ہے اس سے رجوع کر کے اپنا جان کر لیتا ہے۔ اسی طرح جسے ایمان پیدا ہوتا ہے وہ بھی کسی مطلق کو تلاش کرتی لیتا ہے۔

طریقہ فیہ : لکھنے والے کی طرف سے

ایک خوبصورت لوگوں کا جس طرح معروض الوداں ہے۔ یہ اجسام قبروں میں ترے لے لے رہا ہے۔ کالے بال سفیدی میں جڑے والے ہیں۔ انہیں جیسے وہاں میں انکھوں سے کیچڑ بننے والا ہے۔ چہروں کی سفیدی سے احوال اٹھنے والا ہے۔ یہاں زندگی ضائع کر رہے ہیں؟ ہمیں صورتوں کا انہی مسائل سے رہے تاکہ مجاہدوں میں ہو جائے۔

نہ اس کے یہ معنی بھی نہیں کہ اس کا جس کوئی نہ ہوگا۔ غوراً یہ ایمان سے دہا گاہیت۔ جی نہیں عیدیت و بندگی کا علی وجہ تو یہ ہے کہ ہمیں اس میں کہے الوداں کی محبت اور تہیکی

عظمت اور آپ کے جواہرات میں ان کا حق تو یہ ہے کہ شریعت تک ان صورتوں پر نواہی
 نہ لگے۔ تب بھی ہم ان کی طرف آنکھ نہ اٹھائیں دیکھیں گے کیونکہ جس خوشی سے آپ ناخوش
 میں وہ عظمتی خوشی ہے۔ تھوڑی سی دیر کی مدت میں نہ اوروں غلٹیں اور نہ اوروں غم پوشیدہ ہیں۔

۱۔ ہر عشق مجازی کا آغاز بُرا دیکھا

انجام کا، یا اللہ کیا حال ہوا ہوگا

تھوڑا محرم ایک دن مراد ہوئے۔ اس میں سوقت اُتر چرند و پھیں نیکں چونکہ حادث افعالی
 ہیں لہذا جب یہ آل میں آئیں گے تو حادث و فنا کے اثرات ساتھ، میں سے بسے قلب میں
 ایمان کی حقیقی لذت و حلاوت ہیں۔ راسخ و متعلق۔ مثلاً ایک آدمی میں سب لوگ ہانا کھارے ہوں
 حرام سے کھاتے ہوں اور وہاں ایک جنازہ واقع ہے اور اس آدمی میں اسے بڑھا دیا جائے
 بتایا گیا کہ کھانے میں حرام ہے۔ اسی طرح میں جس آدمی کو بتایا گیا کہ وہاں کا حرام بھی
 حرام ہے۔

شکاری جس چیز کا شکار نہ کر پاتا ہے اس سے پرہیز میں دنگا کرتا ہے جس سے وہ نہیں
 نکلتی اور کاسانی کا شکار نہ کرتا ہے۔ اس طرح شیطان جب یہ دیکھتا ہے کہ وہی مومن تیرا ہے
 اللہ کا راستہ طے کر رہا ہے، ہمتاؤ سے بھرپور ہے تو کسی صورت میں وہاں ناخوشوں کے عشق میں
 مبتلا کرنے کی سازش شروع کرتا ہے جسٹ ایک مقدمہ نظر نہ بھی ہے۔

روایت میں ہے کہ

جس سے چاہو محبت نہ کرنا ایک دن اس سے جدا ہونے والے ہو۔

بہتر ہے کہ محرموں سے غیر ضروری میل جول بالکل بند کر لیں۔ اس سے بات چیت، خط و کتابت
 Chating) نہ ہونی چاہئے، اس کے متعلق عید فقہ دینی تہذیب و روایت اُمرانی کے سوا روک دے۔

اگر کچھ ایسے حلقے ناخوشوں سے باقی ہوں جو زراعت کی طرف لے جاسکتے ہوں تو اس سے بھگڑ

کر لے کہ اس جسم کی دوستی کی کوئی امید باقی نہ رہے۔

عشقیہ اشعار، عشقیہ قصے و ناول نہ پڑھے، T.V. پر عریاں و شہوت بڑھانے والے مناظر سے مکمل دوری اختیار کرے۔

رفتہ رفتہ ان طریقوں پر عمل کرنے سے نفس کے قاپے کھٹے جائیں گے۔ یہ تمنا نہ کرے کہ نکاح سے بالکل ہی ختم ہو جائیں۔ مطلوب صرف اتنا ہے کہ نکاح سے اتنے مغلوب اور کمزور ہو جائیں جو پاسانی قابو میں آجائیں گے اور ایسا قلب کو سکون حاصل ہوگا کہ جو بادشاہوں نے کبھی خواب میں بھی نہ دیکھا ہوگا اور ایسا مظلوم ہوگا کہ کوئی دوزخی زندگی جتنی زندگی میں تبدیل ہوگی۔

طریقہ نمبر ۱۶: باطنی سوچاؤ کی مدد سے

ارشاد رب العزت ہے

يَعْلَمُ غَايَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ (سورہ المؤمن، آیت ۱۶)

خدا تمہاری آنکھوں کی خیانت سے بھی واقف ہے اور تمہارے دلوں میں جو چھپا ہے اس سے بھی باخبر ہے۔

اسکا مطلب یہ ہوا کہ معصیت صرف نگاہی سے نہیں بلکہ دل سے بھی ہوتی ہے بہت سے لوگ دل سے بھی سوچا کرتے ہیں اور خیالات سے مزے لیتے ہیں اور محض بعض دیندار لوگ نگاہ نہ کرنے پر ہی اپنے آپ کو صاحبِ مجاہد سمجھتے تھے ہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ دل میں لذت حاصل کر رہے ہیں۔ پھر جب سوچ زیادہ راسخ ہوتی ہے تو پھر دیکھنے کو بھی دل چاہتا ہے اور حرام نگاہ کا خطرہ بھی پیدا ہو جاتا ہے لہذا ضروری ہے کہ باطنی سوچ کے متعلق نہ سوچا کرے، کانوں سے ایسی باتیں نہ سنے، ایسی حکایات، قصے، اور فحش گفتگو و حکایات نہ سنے نہ ایسے مقامات پر جائے جہاں گناہ بھانا یا فسق و فجور بے پردگی ہو رہی ہو۔ دل میں پہلی دیکھی ہوئی صورتیں یاد آتی ہیں اور ان سے لذت آتی ہے اور دل کی معصیت کا آنکھ کی معصیت سے شدید ہونے کی ایک وجہ یہ

بھی ہے کہ آنکھ کے فعل کی اطلاع تو دوسروں کو ہو سکتی ہے چاہے نیت پر مطلع نہ ہو اور دل کے سوچنے کے فعل کو کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا اسکی اطلاع سوائے پروردگار عالم کے کسی کو نہیں۔ اس سے وہی بچے کا جسکے قلب میں تقویٰ ہوگا۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے مینا تے جنسی پر کنٹرول کر لے خواہشات پر قابو پالے وہ اپنے شرف اور عزت کو محفوظ کر لیتا ہے۔

اور فرمایا کہ جو اپنی خواہشات جنسی کا بند اور قلام میں جائے وہ ملاہموں سے بھی زیادہ ذلیل و خوار ہے۔

مولاعلیؓ نے فرمایا "عورتوں کے حوالے سے غیر متعبد و آزاد وہاں اور خواہشات نفس کی پیروی اور اطاعتِ حق اور بقول لوگوں کی صفت ہے۔

مولاعلیؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ بعض اوقات کی شہوت لمسی لذت کے لیے غم و اندوہ کا سبب بن جاتی ہے۔

طریقہ فیروز ۳: نگاہِ صاف رکھنا گنہگار

بیشک صحیح اور پاک فکر سے صحیح نتیجہ اور غلط و ناپاک فکر سے غلط نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔ مولاعلیؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ "جو شخص گناہ کے بارے میں زیادہ سوچے گا تو یہ فکر اسے گناہ کی طرف لے جائے گی۔" حضرت عیسیٰؑ نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ زنا کے متعلق اپنی روح کو خبر تک نہ ہونے دو (یعنی اس کے بارے میں سوچنا بھی مت) تو بھلا اس گناہ کا ارتکاب کیسے ہوگا؟ اسلئے کہ روح و فکر کو آلودہ کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے وہ کسی صاف ستھرے کمرے میں آگ جلا دے۔ چنانچہ آگ کا دھواں اس صاف ستھرے کمرے کے رنگ و روئی کو خراب کر دیتا ہے گو کہ اس سے کمرہ جلتا نہیں ہے۔

مدارک

قرآن مجید	ایمان	(آیت اللہ مستحسب)
درسِ مشنوی مولانا روم	نسخہِ کیمیا	(نام قرانی)
فیوض ربانی	پیارا گھر	(آیت اللہ مظاہری)
وسائل الشیعہ	تہذیب کی عریانی	(علامہ علی حداد عادل)
اثباتِ پردہ	بد نظری کا علاج	(علامہ ہاشم مظاہری)
اصول کافی	الہام فی تفسیر القرآن	(آغا علی ثانی)
فروع کافی	روزنامہ کھان	(ایران)
بحار الانوار	قلب سلیم	(آیت اللہ مستحسب)
جامع الاخبار	ہدیۃ الشیعہ	(آیت اللہ مشکینی)
دارالآخرۃ	عموت پردے کی آغوش میں	
وصیہ نامہ	(آیت اللہ مرثیٰ نجفی)	(آیت اللہ شہید مطہری)

حرام نگاہوں سے پرہیز

حضرت لقمانؑ نے اپنے فرزند سے فرمایا :

اے نورِ نظر !

جن چہروں کو دیکھنا جائز نہیں ہے

ان سے اپنی نظروں کو بچاؤ

اور آسمان و زمین، پہاڑ اور مخلوقاتِ خدا

پر زیادہ غور کرو تو یہ چیزیں تمہارے

دل کے لئے بہتر نصیحت ثابت ہوں گی۔